انمول موتی

ازقلم حور فاطمہ

مکمل ناول

ناول بینک ویب پر شائع ہونے والے تمام ناولز کے جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہے۔ خلاف ورزی کرنے والے کے خلاف قانونی چارہ جوئی کی جا سکتی ہے۔ اگر آپ اپنی تحریر ناول بینک پر شائع کروانا چاہتے ہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں سینڈ کردیں۔ آپ کی تحریر ناول بینک ویب پر شائع کردی جائے گی۔

E-mail : pdfnovelbank@gmail.com
WhatsApp : 92 306 1756508

ناول بینک انتظامیہ

اس شام وہ رخصت کا سماں یاد رہے گا
وہ شہر وہ کوچہ وہ مکاں یاد رہے گا

وہ ٹیس کہ ابھری تھی ادھر یاد رہے گی
وہ درد کہ اٹھا تھا یہاں یاد رہے گا

ہم شوق کے شعلے کی لپک بھول بھی جائیں
وہ شمع فسردہ کا دھواں یاد رہے گا

ہاں بزم شبانہ میں ہمہ شوق جو اس دن
ہم تھے تری جانب نگراں یاد رہے گا

کچھ میرؔ کے ابیات تھے کچھ فیضؔ کے مصرعے

اک درد کا تھا جن میں بیاں یاد رہے گا

آنکھوں میں سلگتی ہوئی وحشت کے جلو میں

وہ حیرت و حسرت کا جہاں یاد رہے گا

جاں بخش سی اس برگ گل تر کی تراوت

وہ لمس عزیز دو جہاں یاد رہے گا

ہم بھول سکے ہیں نہ تجھے بھول سکیں گے

تو یاد رہے گا ہمیں ہاں یاد رہے گا

(ابن انشا)

****

وہ

ICU

کے باہر سر ہاتھوں میں دیے بیٹھی ہوئی تھی .دل میں ایک عجیب سا خوف تھا،شاید کچھ بہت بُرا ہونے کا اندیشہ تھا دل سے صرف ایک ہی دعا نکل رہی تھی ،کہ اے اللہ اسکی حفاظت کرنا

نرس کو اپنی طرف آتا دیکھ کر وہ جلدی سے نرس کی طرف بھاگی

وہ ٹھیک ہے نا؟ اس نے بے چینی سے نرس سے پوچھا

دیکھیں ڈاکٹرز اپنی پوری کوشش کررہے ہیں..آپریشن جاری ہے آپ بس دعا کیجیے اللہ سب بہتر کریں گے ..نرس نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا

مجھے کوئی جھوٹی تسلی نہیں دینا پلیز ...مجھے صرف یہ بتائیں کے وہ ٹھیک ہو جائے گا نا؟؟ اس نے نم ہوتی ہوئی آنکھوں سے پوچھا

ابھی نرس کچھ بولتی کہ

ICU

سے ڈاکٹرز باہر آتے ہوئے دکھائی دیے .ان میں سے ایک ڈاکٹر اسکی طرف آیا اور نرس کو کچھ کہنے لگا جسکو بآسانی سے اس نے سن لیا تھا .....دل کے کسی حصے میں کچھ ٹوٹا تھا ..اسکو اپنی سماعتوں پر دھوکہ محسوس ہوا...اسے لگا شاید اسے سننے میں کوئی غلط فہمی ہوئی ہے..

نرس اسکی حالت کو بھانپتے ہوئے اسے حوصلہ دینے لگی لیکن شاید اس وقت وہ کچھ بھی سننے سے قاصر تھی ...اسے صرف اور صرف ڈاکٹر کے کہے گئے وہ چند الفاظ ہی سنائی دے رہے تھے..

He Is no more…………

****

اردو ناول اور سٹوریز کی سب سے بڑی ویب سائٹ
www.urdunovelbank.com

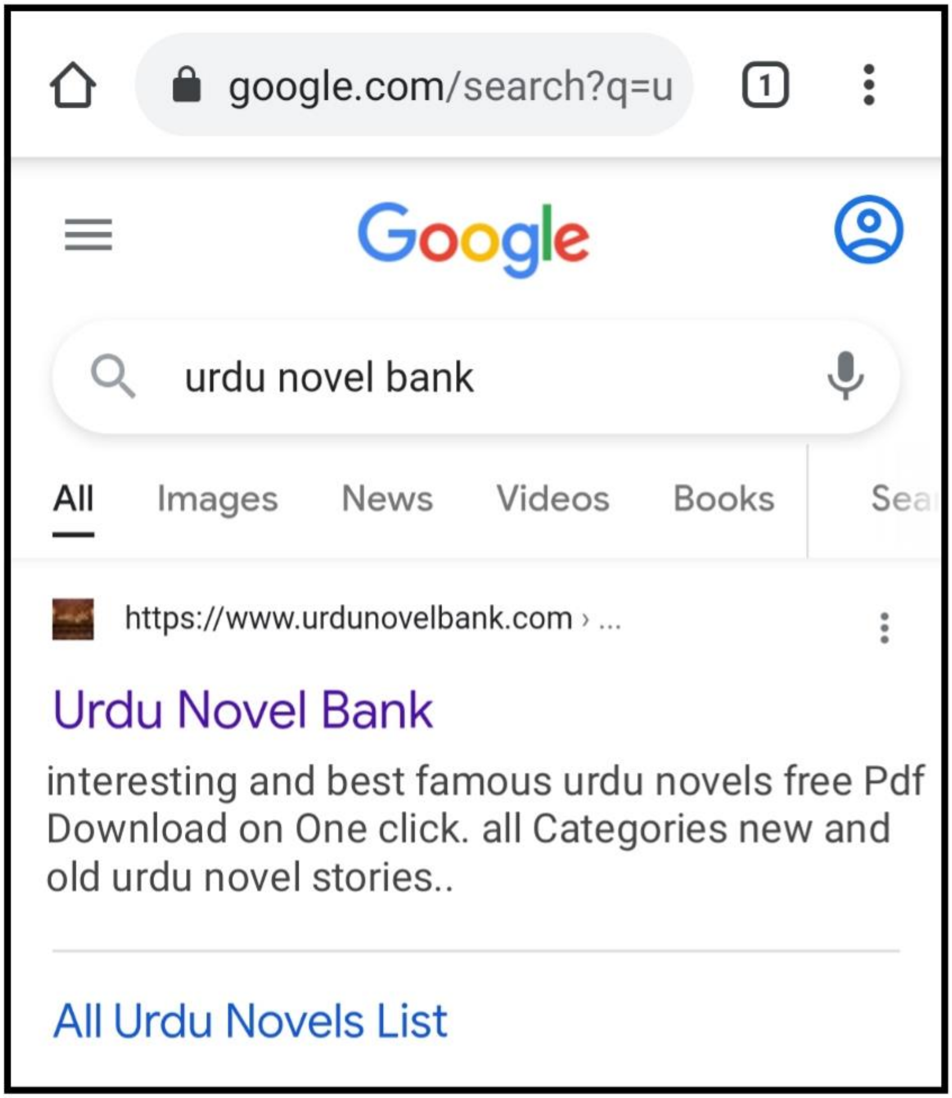

Urdu Novel Bank website
جہاں ملے آپ کو نئے اور اچھے معیاری ناول تمام کیٹگری میں۔۔۔
گوگل پر ٹائپ کریں
Urdu Novel Bank
اور ویب سائٹ سے ڈاؤنلوڈ کریں ہزاروں مکمل ناول مفت میں

میز کے پاس بیٹھی وہ کچھ لکھنے میں مصروف تھی تبھی اسکو شور کی آواز سنائی دی وہ پریشان ہوتی اپنے بھائی کے کمرے کی طرف بھاگی .کمرے کا منظر دیکھ کر .. اسے عجیب حیرت ہوئی تھی ..کمرے کا منظر کچھ یوں تھا کہ ہر چیز بکھری پڑی تھی ...فرش پر کانچ کے ٹکڑے دور دور تک پھیلے ہوئے تھے ..کہنے کو تو یہ ایک عالیشان کمرہ تھا لیکن اس عالیشان کمرے کی خوبصورتی ان بکھری ہوئی چیزوں نے بگاڑ دی تھی..

وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی آگے بڑھتی گئی .. لیکن کمرے میں کوئی بھی نہیں تھا .وہ یہ جانتی تھی کہ یہ سب کس نے کیا ہے اور یہ بھی جانتی تھی کہ کیوں کیا ہے ..اسنے چیزیں سمیٹنا شروع کردی تھیں .اسے کسی کے قدموں کی آہٹ سنائی دی وہ کوئی اور نہیں اسکی اپنی ماں تھی.

یہ کیا ہوا ہے آئرہ ..یہ چیزیں کیسے ٹوٹی ہیں .. سمینہ بیگم نے کمرے کی حالت کو دیکھتے ہوئے پریشانی سے پوچھا.

ممی یہ سب کارستانیاں آپ کے چہیتے بیٹے کی ہیں جو ہمیشہ کی طرح یہ بے جان چیزوں پر اپنا غصہ اتارتا ہے..آئرہ زین کی حرکتوں پر افسوس کرتی ہوئی بولی.

کیا ہوا ہے اسے وہ کیوں غصے میں تھا.اور ایسے چیزیں کون توڑتا ہے . سمیینہ غصے میں بولیں..

آپ کا بیٹا .پیتا نہیں اس کے دماغ میں ہر وقت کیا سوار ہوتا ہے .آئرہ غصہ کا اظہار کرتے ہوئی بولی...

ہمم چلو چھوڑو خیر ہے لڑکا ہے..گرم خون ہے،لڑکے اکثر ایسے کرد یتے ہیں چھوڑو تم ... سمیینہ ہمیشہ کی طرح اپنے چہیتے بیٹے کی حمایت کرتے ہوئے بولیں...

کیاگرم خون ہے ممی ایسے کون کرتا ہے !؟ چھوٹی چھوٹی باتوں پر ایسے چیزیں کون توڑتا اور لڑکا ہے تو کچھ بھی کرسکتا ہے ؟ کیا اس پر کوئی روک ٹوک نہیں ہوتی...

آئرہ کو ایک بار پھر اپنی ماں کی سوچ پر افسوس ہوا --

اچھا بس ..میرا کوئی موڈ نہیں تمہارا لیکچر سننے کا ..یہ چیزیں سمیٹو میں تمہارے بابا کے پاس سے ہو آؤں .. سمینہ بیگم اسے ہدایت دیتی ہوئی چلی گئیں..

آئرہ فرش پر بکھرے ہوئے کانچ سمیٹنے لگی...

وہ سوچ رہی تھی کہ کتنا آسان ہوتا نا لڑکوں کی غلطیوں پر پردہ ڈالنا اور وجہ بھی کیا ہوتی کہ وہ لڑکے ہوتے ..ہمارے معاشرے میں لڑکوں کو سارے حق دیے جاتے انہیں کوئی روک ٹوک نہیں ہوتی وہ ہر کام خود کرسکتے ..وہ کسی بھی سوال کے جواب دہ نہیں ہوتے صرف ایک وجہ سے کہ وہ لڑکے ہوتے...

جبکہ ہمارے معاشرے میں لڑکیوں کو ایک چھوٹے سے فیصلے پر بھی خود کا اختیار نہیں ہوتا ..کیوں ہمارا معاشرہ لڑکیوں کو اتنا کمتر سمجھتا کہ وہ خود کچھ بھی کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتی ..کیوں ہمارا معاشرہ لڑکوں کو اتنی چھوٹ دے دیتا کے وہ غلط اور سہی میں فرق ہی نہ کر پائے اور لڑکیوں کو اتنا کمتر سمجھتے کہ انکو اپنے ہونے پر ..اپنے وجود سے گھن آنا شروع ہو جاتی...

- فلحال آئرہ نے اپنا سر جھٹکا کیوں کہ ان سوالات سے اسے ہمیشہ تکلیف ہوتی تھی ..اسکے بس میں ہوتا تو وہ معاشرے کے ایسے لوگوں سے ایک ایک کر کے جواب مانگتی لیکن افسوس اسکے بس میں کچھ بھی نہیں تھا ..وہ آج تک اپنے گھر والوں کی سوچ نہیں بدل سکی تھی تو ان لوگوں کی کیسے بدلتی......
- آئرہ شاہ ...شاہ ہاؤس کی اکلوتی بیٹی تھی .آئرہ کا ایک چھوٹا بھائی بھی تھا.. زین شاہ کہنے کو تو وہ آئرہ کا چھوٹا بھائی تھا لیکن قد اور جسامت کے لحاظ سے وہ آئرہ سے بڑا لگتا تھا .زین کو ماں باپ کے حد سے زیادہ پیار نے بگاڑ دیا تھا..زین شاہ اچھے اور برے میں فرق کرنا بھول چکا تھا ..زین شاہ اچھی شکل و صورت کا مالک تھا لیکن سیرتِ کے معاملے میں وہ بلکل مختلف تھا .بڑوں سے بدتمیزی کرنا، غصے میں چیزیں توڑنا اور لوگوں کو ہمیشہ اپنے سے کمتر سمجھنا اسکی عادات میں شامل ہوچکا تھا.

لیکن آئرہ شاہ اپنے بھائی سے بلکل مختلف تھی .اسے بڑوں کی عزت کرنی آتی تھی لکھنے پڑھنے کی شوقین ہونے کے ساتھ ساتھ وہ ایک زندہ دل سگھڑ لڑکی تھی ہری آنکھوں والی یہ خوبصورت لڑکی ایک "انمول موتی "کی طرح تھی .اس کے گھر میں شروع سے ہی بیٹیوں کو بیٹوں سے کمتر سمجھا جاتا تھا حالانکہ آئرہ ایک اونچے گھرانے سے تعلق رکھتی تھی لیکن فہیم شاہ یعنی آئرہ کے والد اور آئرہ کی ماں سمینہ بیگم پورانے خیالات کے مالک تھے ان کی نظروں میں بیٹیوں کی کوئی اہمیت نہیں تھی .ان کا شمار ان لوگوں میں ہوتا تھا جو بیٹیوں کی اعلیٰ تعلیم کے خلاف ہوں جن لوگوں کا نظریہ صرف یہ ہوتا کہ بیٹیاں بوجھ ہوتی ہیں بیٹا ہی سب کچھ ہوتا ہے لیکن ایسے لوگوں کو کون بتائے بیٹیوں سے ہی تو گھر میں رونق ہوتی ہے جتنا ایک بیٹی کو اپنے ماں باپ کا احساس ہوتا ہے اتنا شاید ہی کسی بیٹے کو ہو ہاں بیٹیاں پرائی ہوتی ہیں لیکن بوجھ نہیں ہوتی...بدقسمت ہیں وہ لوگ جو بیٹی جیسے انمول موتی کو بوجھ سمجھتے ہیں اور اس انمول موتی کو بے مول کردیتے ہیں ..

****

.آئرہ ...آجاؤ کینٹین چلتے ہیں فریحہ نے آئرہ کو بلاتے ہوئے کہا

.فریحہ آئرہ کی دوست تھی.ان کی دوستی کالج میں ہوئی تھی جو یونی تک چل رہی تھی

فریحہ ایک بہت اچھی لڑکی تھی لیکن وہ اپنے گھر والوں کی بے جا سختیوں سے وہ بگڑتی جارہی تھی اسکی سوچ بدل رہی تھی اس کا کہنا تھا کہ کچھ غلط نہ کرنے پر بھی گھر والے پوچھتے ہیں تو کیوں نا ہم ہر وہ کام کریں جو ہمیں اچھا لگتا ہے....

..آئرہ اب آ بھی جاؤ یار ...فریحہ نے پھر سے آئرہ کو آواز دی

آئرہ لائبریری میں کتابوں کا مطالعہ کرنے میں مصروف تھی لیکن فریحہ کے بار بار کہنے پر آخر اٹھ ہی پڑی.

.چلو اب کینٹین...تمہاری جان کو تھوڑا سکون آجائے..آئرہ منہ بناتے ہوئے بولی

ہمم چلو ...فریحہ نے بھی اسے گھوری سے نوازا تھا

...کینٹین آکر دونوں ایک مخصوص جگہ پر بیٹھ گئیں

یار جاؤ کچھ کھانے کے لیے لے آؤ مجھے تو بہت بھوک لگی ہے....فریحہ روہانسی ہوتے ہوئے بولی

ہاں رکو میں لاتی ہوں ...آئرہ اسے کہتی ہوئی اٹھ پڑی

آئرہ کھانے کی اشیاء پکڑے واپس آئی....سامنے کا منظر دیکھ کر تو جیسے اس کے تن بدن میں آگ لگ گئی تھی.

فریحہ پھر اسی لڑکے کے ساتھ باتیں کرنے میں مصروف تھی....آئرہ کو آتے دیکھ کر فریحہ نے اس لڑکے کو جانے کا کہا لڑکا جا چکا تھا..

تمہیں میں نے کتنی مرتبہ کہا ہے کہ لڑکوں سے بات چیت کرنا بند کردو لیکن تم تو بات چیت دور کی بات دوستیاں کرنے بیٹھ گئی ہو .....آئرہ غصے سے بولی

کیا ہے یار تم تو چل بھی نہیں کرنے دیتی ...میں صرف دوستی ہی تو کررہی ہوں کونسا کوئی بہت بڑا گناہ کررہی ہوں....فریحہ ڈھٹائی سے بولی

کیا مطلب صرف دوستی ہی تو کر رہی ہوں؟ کیا یہ سب تمہیں اچھی بات لگتی ہے؟؟ دیکھو فریحہ میں واقعی تمہارے گھر والوں کو سب بتا دوں گی ...آئرہ اسے دھمکاتے ہوئے بولی

ہاں تو کیا بری بات ہے جہاں تک امی ابو کی بات ہے وہ تو ویسے بھی مجھے ہر بات پر ڈانٹتے ہیں جیسے میں انکی سگی اولاد ہی نہ ہوں....فریحہ بغیر کسی خوف کے بولی

فریحہ تم واقعی پاگل ہو چکی ہو ...تمہیں اچھے اور برے میں فرق کرنا بھول گیا ہے اور پتا جتنا انکل آنٹی تمہیں باز کرتے تم اتنی ہی بدظن ہوتی جارہی ہو .....آئرہ افسوس سے بولی

کیا پاگل ہاں اور یہ دھمکیاں کسی اور کو جا کر دو ...فریحہ غصے سے کہتی وہاں سے اٹھ گئی...

آئرہ اپنی دوست کے بدلتے ہوئے خیالات دیکھ کر کافی حیران تھی ....آج اسے لگا کہ وہ کوئی اور فریحہ ہے ...یہ وہ فریحہ تو نہیں تھی جو آئرہ کی دوست تھی جس کے خیالات آئرہ جیسے تھے ...یہ تو شاید کوئی اور ہی فریحہ تھی ...آئرہ نے سر جھٹکا.

****

وہ یونی سے گھر آئی تو سامنے صوفے پر پاپا جان بیٹھے ہوئے تھے ..آئرہ ان کو سلام کرنے کیلئے آگے بڑھی لیکن پاپا جان نے اسے دیکھ کر ایسے منہ پھیرا جیسے وہ اس کی شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتے ہوں ..اسکے قدم وہیں تھم گئے تھے وہ خود کو کمپوز کرتی اپنے کمرے کی طرف مڑ گئی ..کمرے میں آکر اس کو بے اختیار رونا آیا تھا اسے خود کی ذات سے گھن آرہی تھی ....کیا اسکی اتنی اہمیت تھی وہ بھی اسکے باپ کی نظروں میں ...آخر اسکی غلطی کیا تھی صرف یہ کہ وہ لڑکی ہے ؟

فہیم شاہ نے شروع دن سے ہی آئرہ کو اگنور کیا تھا .آئرہ کو ٹھیک سے یاد بھی نہیں تھاکہ کب اسکے باپ نے اسے پیار سے دیکھا ہو اور کب وہ مسکرائے ہوں ..وقت کے ساتھ ساتھ آئرہ شاہ کو یہ بات اندر سے کھوکھلا کررہی تھی .وہ بیڈ پر اوندھے منہ لیٹی کافی دیر روتی رہی ...روتے روتے کب وہ نیند کے آغوش میں گئی اسے خود بھی اندازہ نہیں تھا ..

****

اسکی تیاری تقریباً مکمل تھی صرف ایک چیز کی کمی تھی جو اسکے لیے سب سے زیادہ ضروری تھی....اسکا نقاب....آئرہ شرعی پردہ تو نہیں کرتی تھی لیکن نامحرم لوگوں سے پردہ کرنا ضروری سمجھتی تھی .اس نے نقاب کرنا میٹرک کے بعد شروع کیا تھا ..کالج سے شروع ہوتا یہ سفر یونی تک آپہنچا تھا ..

کالج میں تو صرف لڑکیاں ہوتی تھیں اسی لئے وہ صرف جانے اور آتے وقت نقاب کرتی تھی لیکن جب سے یونی کے سفر کا آغاز ہوا تھا اس نے ہر وقت نقاب میں رہنے کو زیادہ ترجیح دی تھی...یہی وجہ تھی کہ بہت کم لوگوں نے اسے دیکھا تھا.... بلاشبہ آئرہ شاہ خوبصورتی میں اپنی مثال آپ تھی .....ہری آنکھیں ہر وقت کاجل سے لبریز رہتی تھیں ....لیکن صرف ظاہری خوبصورتی سے کچھ نہیں ہوتا ...انسان کا اندرونی حصہ بھی خوبصورت ہونا چاہیے ایک "انمول موتی "کی طرح ...ایسا انمول موتی جو اپنی خوبصورتی سے مانا جائے...جو اپنی ایک الگ خاصیت رکھتا ہو.....جو ....انمول کہلائے ہاں انمول موتی کہلائے

ایسا ہی انمول موتی آئرہ شاہ تھی ...اسکا ظاہر تو اچھا تھا ہی لیکن باطن بھی بہت اچھا تھا ..اسکا اور اسکے رب کا رشتہ بہت انمول تھا.

گھر والوں کے غلط رویوں نے اس کے لیے ایک کام ضرور اچھا کیا تھا وہ یہ کہ آئرہ کا رجحان دین کی طرف بڑھ گیا تھا ...وہ چھوٹی سے چھوٹی بات اپنے رب سے شئیر

کرنے لگی تھی.....اور یقیناً یہی وجہ آئرہ شاہ کو صبر، تحمل اور عاجزی کی طرف لے آئی تھی ...جب جب آئرہ کو اسکے باپ نے اگنور کیا تھا تب تب اس نے اپنے رب سے رابطہ کیا تھا ....اور اب آئرہ شاہ کو یہ لگتا تھا کہ اس کا رب اسکے لیے سب کچھ ہے ...اسکے دوست، اسکے ہمراز ....اسے امید تھی کہ میرے اللہ میری ضرور سنیں گے وہ میری دعائیں کبھی بھی رائگاں نہیں جانے دیں گے .....آئرہ شاہ کو کیا پتا تھا کہ اسکا رب بہت جلد اسکی فریاد سننے والا ہے ....کیونکہ یہ واحد ذات ہے جو کسی کو تنہا نہیں چھوڑتی ...یہ تو وہ ذات ہے جو دلوں کے حال جانتی ہے ....جو بہت سے دلوں کی آس ہے ....جو بہت سے دلوں کا سکون ہے.ایسی ....ذات جو سب جانتی ہے

Surah Al Baqarah Ayat 216

وَعَسٰۤى اَنْ تَكْرَهُوْا شَیْــٴًـا وَّ هُوَ خَیْرٌ لَّكُمْۚ-وَ عَسٰۤى اَنْ تُحِبُّوْا شَیْــٴًـا وَّ هُوَ شَرٌّ لَّكُمْؕ-وَ اللّٰهُ یَعْلَمُ وَ اَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ۠

(۲۱۶)

ترجمہ :اورقریب ہے کہ کوئی بات تمہیں ناپسند ہوحالانکہ وہ تمہارے حق میں بہتر ہو اور قریب ہے کہ کوئی بات تمہیں پسند آئے حالانکہ وہ تمہارے حق میں بری ہو اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے ۔

****

آئرہ اب آ بھی جاؤ ... کتنی دیر لگاؤ گی... فریحہ تنگ آتے ہوئے بولی

ارے یار بس تھوڑا اور انتظار کرلو میں بس نقاب سیٹ کرلوں

افففففف ایک تو تمہارا یہ نقاب کم از کم آج تو نہیں کرو فنکشن ہے یونی کا اور ویسے بھی ایک دن سے اللہ ناراض نہیں ہوتے ....فریحہ اپنی رائے دیتے ہوئے بولی

پہلی بات میں اللہ تعالیٰ کو ناراض نہیں کر سکتی اور دوسری بات ایک دن میں بھی بہت کچھ ہو سکتا ہے ایک دن میں کتنے نامحرم مجھے دیکھ سکتے ہیں کتنا گناہ ملے گا مجھے اور تو اور میں

comfortable

بھی نہیں ہوں گی اسی لیے مجھے تم رہنے ہی دو .....آئرہ بڑے تحمل سے اسے وضاحت دیتے ہوئے بولی

کیا ہے یار تمہاری زبان کتنی چلتی ہے نا ...میری طرف سے جو مرضی کرو بس یہ لیکچر نہیں دو ....فریحہ اکتاتے ہوئے بولی

اچھا اچھا نہیں بول رہی کچھ چلو چلتے ہیں میں تیار ہوں ...آئرہ اٹھتے ہوئے بولی

ہاں چلو ...فریحہ بھی اسکے ساتھ چل دی

****

یونی سے آکر وہ بہت تھک چکی تھی .اسی لیے آتے ساتھ ہی سو گئ تھی ...اسکی آنکھ مغرب کی اذان سے پہلے کھلی ..وہ وضو کے لیے اٹھ گئ ...اذان ہونے کے فوراً بعد وہ نماز ادا کرنے لگی .....اب دعا مانگنے کی باری تھی ..آئرہ ہمیشہ یہی ......سوچتی تھی کہ وہ اس موقع پر اتنی بے بس کیوں ہو جاتی ہے

اللہ تعالیٰ آپ کو تو میرا پتا ہے نا ..آپ تو مجھے جانتے ہیں نا ...پلیز آپ کبھی مجھ سے ناراض نہیں ہونا ..اللہ تعالیٰ آپ کو پتا ہے نا آئرہ سے آپ کی ناراضگی ....برداشت نہیں ہو سکتی ....اللہ جی اگر میں بھٹکنے بھی لگوں تو مجھے سنبھال لینا آپکو پتا ہے نا آئرہ کے پاس آپ کے علاوہ اور کوئی بھی نہیں ہے...اللہ جی اگر آپ ناراض ہوئے تو آئرہ ٹوٹ جائے گی ..آئرہ پھوٹ پھوٹ کر روتے ہوئے دعا مانگ رہی تھی...یہ واحد جگہ تھی جہاں اسے رونے پر بھی دل کو سکون ملتا تھا....جہاں ...وہ کچھ بھی مانگ لیتی تھی ...بلا جھجھک

****

نماز ادا کرنے کے بعد وہ زین کے کمرے کی طرف چل دی...کیونکہ اسے مارکٹ تک جانا تھا..

کمرے میں کوئی نہیں تھا زین شاید واش روم میں تھا..

وہ زین کے بیڈ پر بیٹھی اسکا انتظار کرنے لگی.

آئرہ کو تکیے کے نیچے کچھ محسوس ہوا ...اس نے تکیے کو پلٹا کر دیکھا تو حیران رہ گئی...تکیے کے نیچے پسٹل پڑی ہوئی تھی ...آئرہ نے خوف سے پسٹل ہاتھ میں پکڑی لیکن بروقت کسی نے اس سے پسٹل جھپٹ لی تھی...

یہ کیا بدتمیزی ہے آئرہ میری چیزوں کو ہاتھ لگانے کی تمہاری ہمت بھی کیسے ہوئی......زین پسٹل چھینتے ہوئے غصے سے بولا

وہ ......فلحال آئرہ کو کوئی جواب نہیں آیا وہ تو زین کے پاس پسٹل دیکھ کر ہی حیران و پریشان ہوگئی تھی

میں نے کچھ پوچھا ہے ...اور تم میرے کمرے میں کر کیا رہی ہو؟؟ زین اسے چپ دیکھتے ہوئے دوبارہ بولا

مجھے تم سے کام تھا.....آئرہ خود کو کمپوز کرتے ہوئے بولی

کیا کام تھا ہاں؟ اور یہ کام ابھی کہنا ضروری تھا اور آئندہ میری غیر حاضری میں اس کمرے میں قدم بھی نہیں رکھنا ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا...زین اسے وارن کرتے ہوئے بولا

ہاں ضروری کام تھا اسی لیے آئی ہوں اور مجھے بھی کوئی شوق نہیں ہے تمہارے کمرے میں آنے کا ...اور یہ پسٹل کیا کررہی ہے تمہارے پاس؟

تمہیں اس سے کیا اور تم فضول میں مجھ سے زیادہ سوال جواب نہیں پوچھو.....زین اسے ڈانٹتے ہوئے بولا

زین دیکھو مجھے صرف یہ بتاو کہ یہ پسٹل تمہارے پاس کیا کررہی ہے کہیں تم اسکا غلط استعمال تو نہیں کررہے؟ آئرہ نے اپنے دل کا خوف ظاہر کیا

شٹ اپ اور جاؤ یہاں سے ....زین منہ پھیرتے ہوئے بولا

زین کے اس قدر اونچا بولنے پر آئرہ وہاں سے چلی گئی ...اس نے ممی کو بتانے کا سوچا..

..ممی کو بتانے کے ارادے سے وہ ممی کے پاس گئی

اسلام علیکم ممی ....آئرہ دروازہ نوک کرتے ہوئے اندر آئی

ممی وہ مجھے آپ سے ایک بات کرنی تھی

ہاں کرو .. سمینہ بیگم نے جواب دیا

ممی میں زین کے کمرے میں گئی تھی ..وہاں مجھے اس کے بیڈ پر پسٹل پڑی ہوئی ملی ...میں نے زین سے پوچھا بھی لیکن اس نے مجھے ڈانٹ کے چپ کروادیا....

ممی آپ پلیز اس سے پوچھیں یا پاپا جان کو کہیں اسے سمجھائیں ...آئرہ نے سب کچھ ایک ہی سانس میں کہہ دیا

..پسٹل کا سن کر سمینہ بیگم کو پریشانی تو ہوئی تھی لیکن آئرہ کو ظاہر نہیں کروائی

کوئی بات نہیں پسٹل ہی تو ہے اس نے اپنی سیفٹی کیلیئے رکھی ہوگی اور تم اپنے پاپا سے ذکر نہیں کرنا..

کیا مطلب آپ اسے کچھ نہیں کہیں گی ...اگر اس نے اس کا غلط استعمال کیا تو؟؟ اور اگر اس نے سیفٹی کیلیئے رکھی ہے تو آپ مجھے پاپا کو بتانے سے کیوں منع کررہی ہیں؟؟آئرہ ماں کی غلط حمایت پر حیران ہوئی تھی

بس چپ کرو تمہیں جتنا کہا گیا ہے اتنا ہی کرو ... سمینہ بیگم اسے جھڑکتے ہوئے بولیں

لیکن مم...میں نے کہا نا چپ رہو اور جاؤ اپنے کمرے میں ..آئرہ کے کچھ بولنے سے پہلے ہی سمینہ بیگم نے اسے چپ کروا دیا..

ہاں مجھے تو آپ چپ کروا لیں گی لیکن اگر اس نے کوئی برا کام کر لیا تو آپ لوگوں کو کیسے چپ کروائے گیں؟؟ آئرہ ماں کو کچھ باور کرواتے ہوئے بولی

مجھے اپنے بیٹے پر یقین ہے تم یہ فضول باتیں مت سوچو ...فوراً سے جواب آیا

ممی اتنا بھی اندھا یقین نہ کریں زین پر کہ بعد میں آپ سب کو پچھتاوا ہو اور پتا کیا اگر وقت گزر گیا تو پچھتاوے کا بھی کوئی فائدہ نہیں ہوتا ....آئرہ افسوس سے کہتی ہوئی بولی

آئرہ میں نے کہا نا میں نے کوئی فضول بات نہیں سننی ...اپنے کمرے میں جاؤ جا رہی ہوں میں لیکن ممی کبھی تو میری باتوں پر سوچ کر دیکھیں میں ہمیشہ غلط نہیں ہوتی ....آئرہ بے بسی سے کہتی ہوئی کمرے سے باہر نکل گئی ..

****

آئرہ کی آنکھ فجر کی اذان ہونے پر کھلی تھی ...وہ رات کو ہونے والی تلخ کلامی بھولنے کی کوشش کررہی تھی لیکن اس میں بھی وہ ناکام ہورہی تھی ...آخر وہ کر بھی کیا سکتی تھی جب کوئی اسکی سنتا ہی نہ تھا ....ہر بار اسے ہی دھتکارا جاتا تھا یہ کہہ کر چپ کروا دیا جاتا کہ تم لڑکی ہو اپنے کام سے کام رکھا کرو ...اس نے لمبی سانس خارج کی اور نماز ادا کرنے کے لیے اٹھ پڑی ...نماز ادا کرنے کے بعد دل کو کافی حد تک سکون ہوگیا تھا..آئرہ کبھی کبھی سوچتی تھی کہ اگر نماز میں بھی اسے سکون نہ ملتا تو وہ کیا کرتی ...کہاں ڈھونڈتی سکون؟؟ ..وہ ہر دفعہ اپنے رب کا شکر ادا کرتی تھی اور نماز میں دل لگانے کی دعا کرتی...کیونکہ اسے نماز میں ہی تو سکون ملتا تھا..

سکون".....سکون ہر کسی کو نصیب نہیں ہوتا اس دنیا میں کئی ایسے لوگ ہیں جن کے پاس دنیا کی ہر آسائش میسر ہے لیکن سکون میسر نہیں ہے .سکون کا

تعلق امیری اور غریبی سے نہیں ہے یہ تو اللہ کی مہربانی ہے وہ جس پر مہربان ہو...."

ایک غریب آدمی جس کے پاس نہ رہنے کو جگہ ہے نہ پہننے کو عمدہ لباس اور نہ ہی اسے یہ پتا ہے کہ اسے اگلے وقت کا کھانا نصیب ہونا بھی ہے یا نہیں لیکن اگر اس کے پاس سکون ہے تو وہ اتنے میں بھی اپنے رب کا شکر ادا کرتا ہے اور وہ امیر آدمی جس کے پاس دنیا کی ہر آسائش موجود ہے ...بہترین گھر، مال و دولت، عمدہ لباس لیکن اسکے پاس سکون نہیں ہے وہ اتنی آسائشیں ہونے کے باوجود اپنے رب کا شکر ادا نہیں کرتا ...اس امیر آدمی سے وہ غریب آدمی ہزار گنا امیر ہے کیونکہ اس کے پاس سکون ہے وہ تھوڑے میں بھی اپنے رب کا شکر ادا کرتا ہے...

" فاذکرونی اذکرکم اشکروالی ولاتکفرون "

(سورۃ البقرہ۔ ۱۵۲)

ترجمہ ":تو تم مجھے یاد کرو، میں تمہیں یاد کروں گا اور میرا شکر ادا کرو اور میری ناشکری نہ کرو "

جب ہمارے رب کو شکر کرنے والے لوگ پسند ہیں تو ہم کون ہوتے اپنے رب کی ناشکری کرنے والے؟ ....ہمیں تو بات بات پر اپنے رب کا شکر ادا کرنا چاہیے...

****

آئرہ کو مارکٹ سے کچھ کتابیں خریدنی تھیں ...زین سے ہونے والی بحث کی وجہ سے آئرہ نے اسکو ساتھ جانے کا نہیں کہا تھا اسی لیے وہ اکیلی مارکٹ تک جارہی تھی.. ممی سے اجازت وہ لے چکی تھی ....بیٹے کی نا اہلی دیکھتے ہوئے سمینہ بیگم نے با آسانی اجازت دے دی تھی..

ممی آپ نے میرا عبایا دیکھا ہے؟ میں نے یہاں ہینگ کیا تھا لیکن اب نہیں ہے یہاں ...آئرہ نے سوالیہ نظروں سے ماں سے پوچھا

..نہیں میں نے تو نہیں دیکھا کوئی بات نہیں وہ نیا والا نکال کے پہن لو

ہاں یہ بھی ٹھیک ہے میں وہی پہن لیتی ہوں ....یہ کہتے ہوئے آئرہ اپنے کمرے میں چلی گئی

...تیار ہوکر وہ ڈرائیور کے ساتھ مارکیٹ تک گئی

لائبریری سے کتابیں لینے کیلیئے وہ اندر کی جانب بڑھ گئی ...لائبریری کی اینٹرنس سے تھوڑے فاصلے پر کچھ لڑکے کھڑے تھے ..ان میں سے ایک لڑکے نے آئرہ کو پکارا.

ارے کدھر جارہی ہیں آپ....آئرہ نے مڑ کے دیکھا تو دو لڑکے آپس میں بات کرکے اونچی آواز میں ہنس رہے تھے اور ایک لڑکا فون پر بزی تھا شاید وہ بھی ان آوارہ لڑکوں کے ساتھ ہی تھا لیکن آئرہ کو اس تیسرے کا منہ نظر نہیں آیا

اس نے ان کو اگنور کیا...

ارے رکیں تو ہم معصوموں کی بات تو سن لیں... لڑکے نے پھر اسے بلایا

آئرہ نے تیز تیز قدم اٹھانے شروع کر دیئے لیکن وہ لڑکے پھر اسکے پیچھے آنے لگے

ارے ہم سے بھاگے تو نہیں ...ایک لڑکا آئرہ کے سامنے آتا ہنس کر بولا

آپ لوگوں کا مسئلہ کیا ہے ...آئرہ غصے سے بولی

آپ ہیں ہمارا مسلہ ....نہایت ڈھٹائی سے لڑکے نے جواب دیا

تبھی ایک اور لڑکا ان کی جانب آیا اور اس آوارہ لڑکے کو جانے کا کہنے لگا

تم ہوتے کون ہو مجھے جانے کا کہنے والے؟؟ لڑکے نے قہقہہ لگا کر ڈھٹائی سے کہا

میں ان کے ساتھ ہوں اور بتا ان کے راستے میں آنے کی تیری ہمت بھی کیسے ہوئی ...حدید اسکا گریبان پکڑتے ہوئے بولا

آئرہ تو چپ چاپ کھڑی انھیں دیکھ رہی تھی وہ تو یہ سوچ سوچ کر پریشان ہورہی تھی کہ یہاں اسکی وجہ سے تماشہ لگ رہا ہے اور لوگ دیکھ رہے ہیں ...وہ تو اس دوسرے لڑکے یعنی اپنے حمایتی کو بھی نہیں جانتی تھی

لڑکے نے حدید کے ہاتھوں سے اپنا گریبان چھڑوانے کی بہت کوشش کی لیکن ناکام رہا اس نے اپنے باقی دوستوں کو بھی آواز لگائی

دیکھ میرا گریبان چھوڑ دے ورنہ تیرے ساتھ اچھا نہیں ہوگا ...لڑکا دھمکیوں پر اتر آیا تھا

اس کے دوستوں نے آکر اسے چھڑوایا ..اور فون پر بات کرنے والا لڑکا حدید کو مارنے کیلئے آگے ہوا لیکن بروقت آئرہ کو دیکھ کر رک گیا

آئرہ کو کبھی بھی اتنا شاک نہ لگتا اگر وہ لڑکا کوئی اور ہوتا لیکن افسوس وہ کوئی اور نہیں زین تھا اسکا اپنا بھائی آئرہ کو جتنی شرمندگی آج ہوئی تھی شاید ہی کبھی ہوئی ہو..

حدید زین کو کچھ کہتا ہی کہ آئرہ بولی ...دیکھیں پلیز یہاں پہلے ہی بہت تماشا ہوگیا ہے میں مزید تماشا نہیں دیکھ سکتی اسی لیے آپ لوگ جائیں ...یہ سب کہنے کے بعد وہ تیز رفتاری سے گاڑی کی طرف بڑھ گئی.

گھر آکر آئرہ کسی کو کچھ بھی بتائے بغیر سیدھا اپنے کمرے میں چلی گئی ..وہ شاک تھی ذہن میں کئی سوال تھے لیکن کوئی جواب دینے والا نہیں تھا ...وہ سوچ رہی تھی کہ کیا زین بھی ان آوارہ لڑکوں کے ساتھ تھا؟؟ کیا وہ بھی ان لڑکوں کی طرح کرتا تھا؟؟ لڑکیوں کا راستہ روکنا، فضول بولنا اور تماشا لگانا ...آئرہ کی آنکھوں میں تکلیف سے آنسو آئے تھے ...کیا زین نے ایک دفعہ بھی یہ نہیں سوچاکہ اسکی بھی ایک بہن ہے وہ کیسے کسی کے ساتھ مل کر کسی کی بہن بیٹی کا راستہ روک سکتا ہے .....کیوں لوگ کسی کی بہن بیٹی کا راستہ روکتے ہوئے یہ نہیں سوچتے کہ ان کی بہن اور بیٹی بھی ہے ..جب وہ اپنی بہنوں اور بیٹیوں کا راستہ رکا ہوا

برداشت نہیں کرسکتے تو کیوں کسی کی بہن اور بیٹیوں کا روکتے ہیں کیوں انکا تماشا لگاتے ہیں .....آئرہ نے روتے ہوئے زین کی ہدایت کیلئے دعا مانگی ..

آج اسکے دل کو تکلیف ہوئی تھی وہ بھی اسکے سگے بھائی کی وجہ سے....دعا کرتے ...اسے وہ انجان لڑکا بھی یاد آیا تھا جو بغیر اس کو جانے اسکی حمایت میں کھڑا تھا آئرہ کو اپنی غلطی کا احساس بھی ہوا تھا کہ اسے اتنے سخت لہجے سے بات نہیں کرنی چاہیے تھی ..آئرہ کو لگ رہا تھا کہ وہ لڑکا اس نے کہیں دیکھا ہے لیکن کہاں فلحال اسے یاد نہیں آ رہا تھا ...اس نے سر جھٹکا تبھی کسی نے اسکے کمرے کا دروازہ کھٹکھٹایا تھا ...اس نے گھڑی پر نظر دوڑائی تو وقت 12:00 کے قریب تھا...ان سوچوں میں وقت کیسے گزرا اسے خود بھی اندازہ نہیں تھا ....اس نے ..سوچا کہ اتنی رات کو آخر کون ہوسکتا ہے

..آئرہ نے دروازہ کھولا تو سامنے زین کھڑا تھا

تم اس ٹائم آجاؤ اندر....آئرہ حیران ہوتی اسے اندر آنے کا کہہ کر بیڈ کی جانب بڑھ گئی۔

وہ لڑکا کون تھا؟؟ زین نے آتے ساتھ ہی مارکٹ والے لڑکے حدید کے بارے میں پوچھا۔

کون لڑکا؟ آئرہ نے نا سمجھی میں جواب دیا۔

وہی جس کو تمہاری وکالت کا بہت شوق ہورہا تھا....اب کی بار زین تنزیہ لہجے میں بولا

مجھے کیا پتا کون تھا اور تم وہاں ان آوارہ لڑکوں کے ساتھ کیا کررہے تھے؟ کچھ شرم ہے تم میں ......آئرہ نے اسے شرم دلانے کی کوشش کی۔

تمہیں نہیں تو اور کس کو پتا ہوگا کہ وہ لڑکا کون تھا...زین نے آئرہ کی باقی باتوں کو اگنور کیا تھا

تم مجھ پر شک کررہے ہو؟؟ آئرہ نے اونچی آواز میں کہا تھا

ہاں تو جب کوئی بغیر وجہ کے تمہاری اتنی وکالت کرے گا تو مجھے تو شک ہوگا نا....زین ڈھٹائی سے بولا

زین بس کردو ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا مجھے اتنا بھی مت آزماؤ کے میری برداشت ختم ہوجائے ...آئرہ بے بسی سے بولی

واہ میڈم کو برا لگ رہا ہے دیکھو آئرہ اپنے طور طریقے درست کرلو ورنہ میں پاپا سے کہہ کر تمہارا یونی جانا بھی بند کروادوں گا

اچھا میں اپنے طور طریقے درست کرلوں؟ تمہارے ٹھیک ہیں کیا؟؟

شٹ اپ ....زین غصے میں بولا

کیا شٹ اپ ہاں؟ تمہیں شرم نہیں آئی کہ تمہاری بھی ایک بہن ہے جیسے تم کسی دوسرے کی بہن کے ساتھ کرتے ویسے کوئی تمہاری بہن کے ساتھ بھی کرسکتا تمہاری بہن کا بھی راستہ کوئی روک سکتا جیسے تم دوسروں کی بہنوں کا راستہ روکتے ہو .....آئرہ غصے میں اونچی آواز میں بولی

اپنی بکواس بند رکھو میں نے تمہیں فضول بولنے کا نہیں کہا اسی لیے اپنا منہ بند رکھو ....زین اسے چپ کرواتا باہر کی جانب بڑھ گیا

باقی لوگوں کی طرح زین بھی اسے تکلیف دیتے ہوئے چلا گیا تھا ...وہ بھی اپنی غلطیوں کو دیکھنے کی بجائے اس پر شک کرنے آگیا تھا ...آئرہ کو اپنے حالات اپنی حیثیت اپنا مقام دیکھ کر ایک بار پھر رونا آیا تھا

****

...ابھی وہ سونے کیلئے لیٹا ہی تھا کہ اسے وہ مارکٹ والی نقاب پوش لڑکی یاد آگئی اسے صرف اسکی ہری آنکھیں ہی نظر آئی تھیں ...باقی چہرہ تو مکمل نقاب میں ڈھکا ہوا تھا ..جو بھی تھا ان ہری آنکھوں میں جو کشش تھی وہ شاید ہی حدید نے کبھی دیکھی ہو..

ہنہہ عجیب لڑکی تھی میں تو اس کی مدد کررہا تھا لیکن اس نے مجھ سے بھی غصے میں بات کی....جو بھی تھا اسے آئرہ کا ایسے بات کرنا برا لگا تھا..

حدید بیٹا کس کو یاد کیا جارہا ہے...رحمان صاحب اسے اکیلا بیٹھا دیکھ کر اس کے پاس آکر بیٹھ گئے

وہ ..وہ کسی کو نہیں بابا جان ....حدید رحمان صاحب کے اچانک پوچھنے پر ہکلایا تھا

اچھا جی تو اس میں ڈرنے والی کیا بات ہے بھلا ....رحمان صاحب مسکراتے ہوئے بولے

میں تو نہیں ڈرا بابا جان اور آپ مجھے تنگ کررہے ہیں نا .....حدید نے خفگی سے پوچھا

ارے نہیں برخوردار ہم کون ہوتے ہیں اپنے بیٹے کو تنگ کرنے والے .....رحمان صاحب ہنستے ہوئے بولے

بابا جان نہیں کریں نا....حدید انکے گلے لگتے ہوئے بولا

ان دونوں باپ بیٹے کا رشتہ ایسا ہی تھا باپ بیٹے کم دوست زیادہ تھے ...حدید بغیر کسی جھجک کے کبھی بھی اپنے باپ سے کچھ بھی کہہ لیتا تھا ان سے کچھ بھی مانگ لیتا تھا کیونکہ اسکے بیسٹ فرینڈ اسکے بابا جان ہی تھے جو اسکی شکل دیکھ کر ہی اسکے موڈ کو پہچان لیا کرتے تھے ....رحمان صاحب نے اپنے اکلوتے بیٹے کی تربیت بہت اچھے سے کی تھی ...حدید کی ماں کا انتقال حدید کے بچپن میں ہی ہوگیا تھا ...حدید ماں کے پیار، ماں کے سائے کی شفقت سے محروم رہا تھا لیکن رحمان صاحب نے کبھی بھی اسے ماں کی کمی محسوس نہیں ہونے دی وہ حدید کا ہر لحاظ سے خیال رکھتے تھے وہ حدید کو اپنے دوست کی طرح ٹریٹ کرتے تھے یہی وجہ تھی کہ حدید رحمان اپنی ہر بات اپنے بابا سے شئیر کرتا تھا...حدید دل ہی دل میں ماں کی کمی بھی محسوس کرتا تھا لیکن اس نے کبھی بھی اپنے باپ کو ظاہر نہیں کروایا تھا کہ اسے ماں کی کمی شدت سے محسوس ہوتی ہے

رحمان صاحب نے اسکی تربیت میں کوئی کمی نہیں چھوڑی تھی ..اس میں کوئی شک نہیں تھاکہ حدید ایک قابل نوجوان تھا ...اسکے چہرے کی سنجیدگی اسکی شخصیت کو مزید پرکشش بناتی تھی اسے بڑوں کی عزت کرنا آتی تھی وہ دین کے معاملے میں بھی کم نہیں تھا.

****

...حدید اور اسکا دوست عمر کلاس میں بیٹھے آپس میں بات کررہے تھے

حدید کی نظر کلاس روم کے دروازے پہ پڑی تو اسے وہی مارکٹ والی نقاب پوش لڑکی نظر آئی..وہ لڑکی آج بھی ویسے ہی مکمل نقاب میں ڈھکی ہوئی تھی ...وہ حیران ہوا تھا آخر اس لڑکی کا یہاں کیا کام ہوسکتا ہے اس نے عمر کو آواز دی

عمر سنو یہ جو نقاب والی لڑکی ہے یہ کون ہے؟

کونسی لڑکی .... عمر نے اردگرد دیکھتے ہوئے پوچھا

وہ جو دروازے کے پاس کھڑی ہے نقاب میں ...حدید آئرہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا

اچھا وہ....وہ تو آئرہ شاہ ہے ہماری کلاس میٹ... عمر اسے تفصیل بتانے لگا

ہیں؟؟ ہماری کلاس میٹ یہ کب ہوا میں نے تو اسے کبھی نہیں دیکھا

اووہ بھائی تم نے آج تک کبھی کسی لڑکی کو دیکھا بھی ہے؟ تم تو عجیب ہی انسان ہو ... عمر ہنستے ہوئے اسکا مزاق اڑانے لگا

یہ جو تم اپنے بتیس کے بتیس دانتوں کی نمائش کررہے ہو نا قسم لے لو زہر لگ رہے ہو ....حدید عمر کو گھورتے ہوئے بولا

ہاہاہاہا یار میں تمہیں اچھا کب لگتا ہوں؟ عمر اسے مزید زچ کرتے ہوئے بولا

کبھی بھی نہیں ...حدید نے دوٹوک جواب دیا

اچھا ویسے ایک بات تو بتاؤ آج تمہیں کوئی لڑکی نظر کیسے آگئی؟؟ کہیں عشق وشق کا چکر تو نہیں ہے .... عمر شاید پٹنے کے موڈ میں تھا

پتا نہیں اور تم کیوں چاہ رہے ہو کہ میں تمہیں دن میں تارے دکھاؤں ... حدید سخت چڑ کر بولا

ہاہاہا اچھا سوری اب نہیں کرتا تنگ ... عمر ہنسی دباتے ہوئے بولا

کلاس ختم ہونے کے بعد سب گراؤنڈ کی طرف بڑھ رہے تھے ...فریحہ اور آئرہ بھی کلاس سے باہر نکل چکے تھے اور حدید اور عمر بھی نکل چکے تھے ...حدید نے آئرہ کی طرف دیکھا ...کسی کی نگاہیں خود پر محسوس کرتے ہوئے آئرہ نے مڑ کر حدید کی طرف دیکھا ...اسے حدید کو پہچاننے میں زرا بھی دیر نہیں لگی تھی

آپ یہاں؟؟ آئرہ نے حدید کو مخاطب کیا تھا

حدید نے آئرہ کی آواز پر اردگرد دیکھا اور پوچھا میں؟؟

جی آپ ہی آپ میرا پیچھا کررہے ہیں؟ آئرہ نے ایک ایک لفظ چبا کر کہا تھا

حدید کو لگا تھا کہ وہ اس دن والی بدتمیزی کیلئے سوری کرے گی لیکن یہاں تو کوئی اور ہی حالات تھے...مجھے کیا پڑی ہے آپ کا پیچھا کرنے کی وہ بھی اسی کے انداز میں بولا تھا

تو پھر آپ یہاں کیا کررہے ہیں وہ بھی میری یونی میں....آئرہ نے پھر سوال کیا

میری کلاس ہے اور یہ یونی میری بھی ہے تو میں یہیں ہوں گا نا اور میں آپ کو وضاحت دینے کا پابند نہیں ہوں....حدید مصنوعی غصہ منہ پر لاتا ہوا بولا

واہ آپکی یونی؟ ویسے بہانے اچھے بنا لیتے ہیں آپ میں نے تو آج تک آپ کو یہاں نہیں دیکھا .....آئرہ مزید چڑتے ہوئے بولی

یہ تو میں بھی کہہ سکتا ہوں کہ میں نے آج تک آپ کو یہاں نہیں دیکھا اور یہ جو پیچھا کرنے والی خوش فہمی پال رکھی ہے نا آپ نے برائے مہربانی ختم کرلیں....حدید نے دوٹوک بات کی تھی

بھاڑ میں جائیں آپ.....آئرہ غصے سے کہتی ہوئی وہاں سے چل دی

اس لڑکی کی اتنی تیز زبان دیکھ کر حدید کا منہ ہی کھل گیا تھا

عجیب پاگل لڑکی ہے ....حدید نے کمنٹ پاس کیا اور عمر کو لیتا وہاں سے واک آؤٹ کرگیا

ویسے یار آج تیری ستھری ہوگئی ہے کیسے وہ لڑکی تجھے بھاڑ میں بھیج کر گئی ہے..... عمر ہنستے ہوئے اسے زچ کرنے لگا

عجیب سرپھری لڑکی تھی ...حدید کو دوبارہ آئرہ کی باتیں یاد آئی تھیں

ہاہاہاہاہا....ہاں نا اس سرپھری لڑکی نے آج تیری زبان کو تالا لگایا ہے..... عمر مزاق اڑانے سے باز نہیں آیا تھا

بس اب بہت ہنس لیا تم نے اب اپنی ہنسی کو بریک لگا لو ورنہ میں اپنے طریقے سے لگاؤں گا ....حدید کو اسکا مزاق اڑانا زچ کررہا تھا

اچھا ریلیکس نہیں کرتا مزاق .... عمر خود کو سیریس ظاہر کرتے ہوئے بولا

آج پھر بستر پر لیٹے اسے آئزہ یاد آئی تھی .. عجیب سرپھری لڑکی ہنہہ .....وہ سوچ رہا تھا کہ کیوں اسے بار بار وہ لڑکی یاد آرہی تھی کیوں وہ لڑکی اس سے بھلائی نہیں جارہی تھی ....آخر اس کی کیا چیز تھی جو حدید کو اس لڑکی کی طرف متوجہ کررہی تھی .....اسکا نقاب کرنا یا انجان نامحرم لوگوں سے سختی سے بات کرنا ..جو بھی تھا حدید کو آئزہ کی یہ باتیں پسند آئی تھیں ..دل میں ایک خواہش آئی تھی کہ کاش وہ آئزہ کا پورا چہرہ دیکھ سکے لیکن بعد میں اسے اپنی خواہش پر حیرانگی بھی ہوئی تھی ....اس نے خود کو کوسا تھا

****

مسلسل دو تین دن سے اسے آئزہ شاہ یاد آرہی تھی ....اب تو حدید کو پریشانی ہونے لگی تھی کہ آخر کیوں وہ بار بار آئزہ کے بارے میں سوچتا ہے ..حدید نے بابا

جان سے بات کرنے کا سوچا تھا وہ جانتا تھا کہ اسے یہ بات بابا جان سے شئیر کرنی ہی پڑے گی .... حدید جانتا تھا کہ بابا جان اسے اس سے بھی زیادہ جانتے ہیں اور انھیں ضرور وجہ پتا چل جائے گی....

شام کی چائے پر حدید اور رحمان صاحب اکٹھے بیٹھے تھے ... حدید سوچ رہا تھا کہ وہ بابا جان کو کیسے بتائے کیسے بات شروع کرے...

برخوردار کیا سوچ رہے ہو کوئی بات کرنا چاہتے ہو؟ رحمان صاحب نے اسے کسی سوچ میں ڈوبا دیکھ کر مخاطب کیا..

جی بابا جان مجھے آپ سے کچھ ضروری بات کرنی ہے

ہاں جی بیٹا جی میں سن رہا ہوں کرو بات ....رحمان صاحب پیار سے گویا ہوئے

حدید نے مارکٹ سے لے کر اب تک ہونے والی تمام باتیں بابا جان کو بتا دی تھیں ...اب وہ کافی حد تک پرسکون بھی ہوگیا تھا اور بابا جان کے جواب کا انتظار کرتے ہوئے بالکل خاموش بیٹھ گیا تھا..

رحمان صاحب نے بڑے تحمل سے حدید کی ساری بات سنی تھی اور کافی حد تک
...حدید کی کیفیت کا اندازہ ہوگیا تھا
برخوردار مجھے تو لگتا ہے ہمیں اس لڑکی کے گھر جانا چاہیے.....رحمان صاحب ہنسی
دباتے بظاہر سیریس ہوتے ہوئے بولے
....ان جواب سن کر حدید پریشانی سے اچھل ہی تو پڑا تھا
ہیں کیوں؟؟؟ بابا جان ہم کیوں جائیں گے اس کے گھر ....حدید پریشانی سے بولا
ارے برخوردار آپ نے جو اپنی کیفیت بتائی ہے اس کا علاج تو اس لڑکی کے گھر پر
ہی ملے گا نا...رحمان صاحب اسکا کندھا تھپکتے ہوئے بولے
نہیں نہیں ہم نہیں جارہے اس کے گھر مجھے نہیں جانا اسکے گھر میں تو بالکل
ٹھیک ہوں مجھے کچھ بھی تو نہیں ہوا .....حدید بے بسی سے بولتے گیا

کیوں نہیں جانا اور میں نے کہہ دیا ہے نا کہ جانا ہے تو مطلب جانا ہے تم کل تیار ہوجانا ہم کل چار بجے ان کے گھر جائیں گے ....رحمان صاحب حکمیہ لہجے میں بولے

لیکن بابا ایسے کیسے .....حدید کی بے بسی انتہا پر تھی

بس بیٹا جی اور بحث نہیں....رحمان صاحب اسے ٹوکتے ہوئے بولے

حدید نے فلحال خاموشی اختیار کرلی تھی کیونکہ وہ بابا جان کے سامنے بول نہیں سکتا تھا وہ بے بس تھا.

یونی میں حدید کو آئرہ نظر آئی تھی لیکن اس نے آئرہ کو مکمل نظر انداز کیا تھا ...ان کی اکثر بحث ہو جاتی تھی لیکن دونوں میں کبھی بھی کوئی اور بات نہیں ہوئی تھی.

آئرہ کو لڑکوں میں کبھی بھی کوئی دلچسپی نہیں رہی تھی وہ کبھی بھی کسی لڑکے کی باتوں کا جواب دینا پسند نہیں کرتی تھی لیکن جہاں بات اسکی زات پر آتی وہ کبھی

چپ بھی نہیں بیٹھی تھی ...وہ ہمیشہ سے نامحرم لوگوں سے سختی سے بات کرتی تھی ...حدید رحمان بھی ان لوگوں میں سے ایک تھا ...

****

حدید بیٹا تیار ہوجاؤ ہمیں اس لڑکی کے گھر جانا ہے....رحمان صاحب حدید کو آواز دیتے ہوئے بولے

بابا جان دیکھیں ایسے نہیں کریں نا آپ آئرہ کو درمیان میں کیوں لارہے ہیں ... حدید ابھی بھی کچھ نہیں سمجھا تھا

دیکھو بیٹا جی دیر نہیں لگاؤ تیار ہوکر نیچے آجاؤ .....رحمان صاحب مسکراتے ہوئے بولے

****

حدید کا تو پریشانی سے برا حال ہو رہا تھا اسے تو یہ سوچ کر ہی پریشانی ہورہی تھی کہ آخر بابا جان آئرہ کے گھر جاکر کیا کہیں گے اور آئرہ ....وہ میرے بارے میں کیا سوچے گی ...اس کو ابھی بھی آئرہ کی پڑی تھی کہ آئرہ اس کے بارے میں کیا سوچے گی...

وہ لوگ آئرہ کے گھر کے باہر پہنچ چکے تھے ...حدید نے آئرہ کے گھر کا پتا فریحہ سے لے لیا تھا اسے فریحہ کا اتنے آرام سے آئرہ کے گھر کا پتا دینے پر کافی حیرت ہوئی تھی جو بھی تھا وہ آئرہ کے لیے انجان تھا آخر آئرہ کی دوست کیسے کسی انجان پر بھروسہ کرسکتی ہے لیکن فلحال اس نے اس معاملے کو جانے دیا تھا ..وہ بابا جان کی زد کے آگے بے بس تھا ...اس نے آئرہ کے گھر کے باہر گاڑی پارک کی..

رحمان صاحب گاڑی سے اتر کر آئرہ کے گھر کے گیٹ کی طرف بڑھ گئے لیکن حدید کو اپنے پیچھے نا آتا دیکھ کر واپس حدید کی طرف آئے

بیٹا جی آپ کو کوئی اندر سے لینے آئے گا کیا؟ ...رحمان صاحب بیٹے کو گھورتے ہوئے بولے

....بابا جان میں کیا کروں گا اندر جاکر آپ جائیں نا بھلا میرا وہاں کیا کام ہوسکتا ہے نہایت معصومیت سے جواب آیا تھا

بیٹا جی آپ اٹھتے ہو یا میں سختی کروں

آرہا ہوں یاررر ....حدید بے بسی سے کہتا گاڑی کا دروازہ کھول کر باہر نکل گیا

شاباش ...رحمان صاحب اسکا کا کندھا تھپکتے ہوئے بولے ایسے کون کرتا ہے اپنے بیٹے کے ساتھ اپنے بیٹے کو اپنے ہی ہاتھوں قربانی کا بکرا بنانے پر تلے ہوئے ہیں ....حدید بڑبڑایا تھا

بیٹا جی آپ نے کچھ کہا ....اسکے بڑبڑانے پر رحمان صاحب مڑ کر بولے

نہیں بابا جان میں کون ہوتا ہوں کچھ کہنے والا....حدید منہ کے زاویے بناتے ہوئے بولا

****

آئرہ تیار ہوکر نیچے آجاؤ ... سمینہ بیگم نے آئرہ کو آواز دی

مگر کیوں ممی کوئی آیا ہے کیا؟؟ آئرہ نے حیرانی سے سوال کیا

ہاں تمہارے رشتے کے سلسلے میں کچھ لوگ آئے ہیں

کیاااا؟ آئرہ کو جیسے شاک لگا تھا

اتنا حیران ہونے کی ضرورت نہیں ہے ایک دن تو تمہاری شادی کرنی ہے تو ابھی کیوں نہیں

لیکن ممی ایسے کیسے میں تو ابھی پڑھ رہی ہوں اور میری پڑھائی بھی ختم نہیں ہوئی ....بات کرتے ہوئے آئرہ کی آنکھوں میں آنسو آئے تھے ....

کوئی تم سے یہ پڑھائی نہیں چھڑوائے گا اور زیادہ ڈرامے کرنے کی ضرورت نہیں ہے چپ کر کے نیچے آؤ اور یہ نقاب نہیں کرنا کہیں وہ لوگ برا نا مان جائیں..

نہیں جارہی میں نیچے ... نہیں کرنی مجھے شادی اور یہ نقاب میری زندگی کا حصہ ہے میں اسے کسی بھی صورت میں نہیں چھوڑ سکتی ...آئرہ روتے ہوئے غصے میں بولی.

بس بہت ہوگیا بہت زبان چلنے لگی ہے تمہاری اسی لیے میں تمہاری پڑھائی کے خلاف تھی...ہم نے تمہیں اس لیے نہیں پڑھایا کہ تم ہمارے آگے زبان چلاؤ.... سمیینہ بیگم غصے میں بولیں

ممی اپنے حق کے لیے آواز اٹھانا زبان درازی نہیں ہوتی ... ممی میں نے کبھی بھی آپ لوگوں سے کچھ نہیں مانگا نا کبھی آپ سے نا کبھی پاپا سے لیکن ممی میں آج

کچھ مانگ رہی ہوں مجھے یہ شادی نہیں کرنی پلیز آپ لوگ انکار کردیں ..آئرہ التجائی لہجے میں بولی

آئرہ دیکھو مہمان آئے ہوئے ہیں میرا اور اپنے پاپا کا تماشا نہیں بنواؤ جلدی سے تیار ہوکر نیچے آجاؤ .. جتنی جلدی ہم اس بوجھ سے آزاد ہوں گے ہمارے لیے اتنا ہی اچھا ہے .... سمینہ بیگم غصے میں اسے بہت کچھ باور کرواتی نیچے مہمانوں کے پاس چلی گئیں

آئرہ کو ماں کے رویے سے زیادہ ماں کے آخری الفاظوں نے تکلیف دی تھی کہ جتنی جلدی تمہارا بوجھ اتر جائے اتنا ہی اچھا ہے ...آہ اس نے تو کبھی کوئی شکایت بھی نہیں کی تھی نہ ہی کبھی کوئی چیز مانگی تھی پھر بھی وہ اپنے ماں باپ پر بوجھ تھی ...کیا کبھی کوئی انسان اتنا بے بس بھی ہوسکتا ہے ؟ جتنا آئرہ شاہ بھی تھی ... وہ بے دلی سے تیار ہونے لگی ..نقاب اس نے ویسے ہی کیا تھا جیسے وہ کرتی آئی تھی وہ ہر چیز میں کمپرومائز کرسکتی تھی لیکن نقاب کرنے کے معاملے میں کچھ بھی

برداشت نہیں کرتی تھی ...ایک اللہ ہی تو تھے اسکے پاس ...وہ اپنے رب کو کیسے ناراض کرسکتی تھی...

****

بابا بس مل لیا ہے نا چلیں اب ہم چلتے ہیں حدید رحمان صاحب کے کانوں کے پاس ہوتے ہوئے بولا

بیٹا جی اتنی بھی کیا جلدی ہے مجھے آئرہ بیٹی سے تو بات کر لینے دو ...رحمان صاحب حدید کا سکون برباد کرکے نہایت سکون سے بولے

بابا جان آپ آئرہ سے کیا بات کریں گے دیکھیں آپ میری کوئی بھی بات آئرہ کو نہیں بتائیں گے ...حدید رونی شکل بناتے ہوئے بولا

بیٹا جی آپ تو ابھی سے ہی آئرہ بیٹی سے اتنا ڈرتے ہو تو بعد میں آپ کا کیا بنے گا ....رحمان صاحب مسکراتے ہوئے دھیرے سے بولے

میں نہیں ڈرتا کسی سے اور بعد میں اس کا کیا مطلب ہے بھلا ...حدید ابھی بھی اپنے باپ کی بات نہیں سمجھا تھا اسی لئے نا سمجھی میں بولا اب سب کچھ ابھی پوچھو گے کیا....رحمان صاحب اسے ٹوکتے ہوئے بولے

حدید کچھ بولتا ہی کہ اسے دروازے سے آئرہ آتی ہوئی دکھائی دی ..وہ بالکل سیدھا ہوکر بیٹھ گیا

اسلام علیکم آئرہ نے سب کو سلام کیا ..وہ آج بھی نقاب میں تھی بلکل ویسے ہی جیسے وہ ہمیشہ ہوتی تھی ...آج بھی نقاب سے صرف اسکی ہری آنکھیں نظر آرہی تھیں

وعلیکم السلام سب نے ایک ساتھ جواب دیا.

وہ آئرہ کو نقاب کی عادت ہے ہماری بچی کچھ زیادہ ہی مزہبی ہے....آئرہ کو نقاب میں دیکھ کر سمینہ بیگم اسے گھورتے ہوئے سب کو وضاحت دینے لگی

یہ تو بہت اچھی بات ہے آئرہ بیٹا ادھر آؤ ہمارے پاس بیٹھو ....رحمان صاحب شائستگی سے گویا ہوے

جی انکل ....آئرہ رحمان صاحب کے پاس وہیں صوفے پر بیٹھ گئی ...آئرہ نے حدید کی طرف دیکھا تو اسے کافی حیرانگی ہوئی تھی اور دل ہی دل میں رشتہ لانے والی بات پر غصہ بھی تھا

بیٹا میں آپ سے بلکل سیدھے سیدھے بات کروں گا میں یہاں اپنے بیٹے حدید کے لیے آپ کا ہاتھ مانگنے آیا ہوں اس بات سے آپ کو کوئی اعتراض تو نہیں ہے؟؟رحمان صاحب نے دوٹوک بات کی تھی

حدید کے رشتے کی بات پر جہاں آئرہ کو حیرانی ہوئی تھی وہاں حدید کا بھی شاک سے منہ کھلا تھا

ہمیں کیا اعتراض ہوگا بھائی صاحب ...اب تو فہیم کی جان پہچان بھی نکل آئی ہے آپ سے ... سمینہ بیگم آئرہ کے جواب سے پہلے ہی بول پڑیں

ہاں جی جناب تو ہمارے بزنس پارٹنر بھی نکل آئے ہیں آخر اب ہمیں کیا اعتراض ہوسکتا ... فہیم شاہ بھی خوشی سے بولے

جی جی بالکل لیکن میں آئرہ بیٹی کی رضامندی جاننا چاہتا ہوں کیونکہ ان کی رضامندی کے بغیر میں کچھ نہیں کرسکتا.... رحمان صاحب آئرہ کی طرف دیکھتے ہوئے بولے

انکل ابھی مجھے پڑھنا ہے میں اپنی پڑھائی مکمل کرنا چاہتی ہوں ....آئرہ نظریں جھکائے بولی

کیا پڑھنا ہے شادی کے بعد دیکھی جائے گی یہ پڑھائی .... فہیم شاہ ہمیشہ کی طرح آئرہ کو نظر انداز کرتے ہوئے بولے

آئرہ کے دل میں جو آخری امید تھی وہ بھی ٹوٹ گئی تھی ...اس نے ضبط کے مارے آنکھیں میچ لیں تھی

بیٹا آپ شادی کے بعد پڑھ لینا آپ کو پڑھائی سے کوئی نہیں منع کرے گا بلکہ آپ کی پڑھائی کی گارنٹی میں خود لیتا ہوں.....رحمان صاحب آئرہ کو وضاحت دیتے ہوئے بولے

...اس سب معاملے میں حدید بلکل خاموش بیٹھا تھا

رحمان صاحب ہمیں یہ رشتہ منظور ہے آپ شادی کی تیاریاں شروع کردیں .. فہیم شاہ رشتے کی ہامی بھرتے ہوئے بولے

...آئرہ اپنے باپ کی بات پر وہاں سے اٹھ کر اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی

آئرہ کا ایسے اٹھ کے جانا حدید کو عجیب سا لگا تھا لیکن دل ہی دل میں وہ اس رشتے کی بات پر خوش بھی تھا ...حدید کو اپنے بابا جان کی باتیں اب سمجھ آئی تھیں ...وہ ...اب اپنے باپ کی باتوں کو سوچتا تو اسے اپنی عقل پر ماتم کرنے کا دل کررہا تھا

****

کمرے میں آکر آئرہ نے خود کو رونے سے بہت باز کیا لیکن ناکام رہی اور آخر کو ....پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی

آئرہ کو اپنی ذات سے نفرت ہورہی تھی اسے خود سے گھن آرہی تھی کیوں وہ ہمیشہ دھتکاری جاتی تھی اسکا توکوئی قصور بھی نہیں تھا باپ کا اگنور کرنا، باپ کا اسکی ذات کو دھتکارنا کتنا تکلیف دہ ہوتا ہے کوئی آئرہ شاہ سے پوچھتا ...جب جب فہیم شاہ نے آئرہ کو اگنور کیا تھا تب تب آئرہ کو اپنی ذات سے نفرت ہوئی تھی ...اس نے کبھی کسی سے کچھ مانگا بھی نہیں تھا کبھی ان کے رویوں کی شکایت بھی نہیں کی تھی پھر بھی اس سے ایسا سلوک کیا جاتا تھا جیسے اس نے کوئی بہت بڑا گناہ کردیا ہو ...اس نے توکوئی گناہ بھی نہیں کیا تھا اسکا دامن تو بالکل صاف تھا لیکن پھر بھی اس کے ساتھ غیروں سے بھی بدتر سلوک کیا جاتا تھا ...بیٹی ہونا گناہ تو نہیں ہوتا یہ سوچیں آئرہ شاہ کو اندد ہی اندر کھوکھلا کررہی تھیں ...اپنی ذات کو اتنا

دھتکارا ہوا دیکھ کر آئرہ شاہ ٹوٹ ہی تو گئی تھی اس کا سر درد سے ٹیسیں ماررہا تھا ...لیکن یہاں کسے پرواہ تھی کسی کو بھی اس کی تکلیف سے کوئی لینا دینا نہیں تھا وہ رشتہ آنے پر اتنا ریکٹ نہیں کررہی تھی یہ تو اسکی ساری زندگی کا غبار نکل رہا تھا ...آخر کب تک برداشت کرتی کبھی نہ کبھی تو یہ غبار نکلنا ہی تھا آخر کو وہ بھی ایک انسان تھی...انسانوں کی برداشت ایک نا ایک دن جواب دے دیتی ہے

****

آئرہ کو میرے کمرے میں بھیجو.... فہیم شاہ سمینہ بیگم کو کہتے کمرے کی طرف بڑھ گئے

آئرہ تمہارے پاپا تمہیں اپنے کمرے میں بلا رہے ہیں ... سمینہ بیگم اسے پیغام دیتی چلے گئیں.

پاپا مجھے بلا رہے ہیں ...آئرہ جو ابھی فریش ہوکر نکلی ہی تھی کہ ماں کے پیغام پر حیرت سے بولی

...دل میں خوشی اور امید پیدا ہوئی کہ شاید وہ میری باتوں کو سمجھ لیں

وہ زرا سی بھی دیر لگائے بغیر پاپا کے کمرے کی طرف چل دی

آئرہ نے دروازہ کھٹکھٹا کے اجازت مانگی

آجاؤ ... فہیم شاہ دھیرے سے بولے

اسلام علیکم پاپا ....آئرہ سلام کرتے صوفے پر بیٹھ گئی

وعلیکم السلام مجھے تمھاری ماں نے بتایا کہ تم اس رشتے سے خوش نہیں ہو میں وجہ جان سکتا ہوں؟؟ فہیم شاہ نے دوٹوک بات کی۔

وہ مجھے پڑھائی کرنی ہے....آئرہ جھجکتے ہوئے بولی

یہ پڑھائی کا ڈرامہ میرے سامنے نہیں کرنا میں تو شروع دن سے تمھاری پڑھائی کے خلاف ہوں بس رشتے داروں کی وجہ سے تم پڑھ رہی ہو

باپ کے انداز پر آئرہ نے نظر اٹھا کر باپ کی طرف دیکھا اور خود کو مضبوط ظاہر کرتی ہوئی بولی....بابا جان مجھے شادی نہیں کرنی آپ مجھ پر زبردستی نہیں کرسکتے.

میں زبردستی کرسکتا ہوں باپ ہوں تمہارا اور میرے سامنے یہ زیادہ زبان نہیں چلاؤ آئرہ... فہیم شاہ غصے سے بولے

باپ.....وہ باپ جس نے کبھی مجھ سے سیدھے منہ بات تک نہیں کی وہ باپ جس کی وجہ سے مجھے اپنی ذات اپنے وجود سے گھن آتی ہے....آئرہ آنسو ضبط کرتے ہوئے بولی آج اسے مضبوط بننا تھا...

بس اور بکواس نہیں فہیم شاہ کا ہاتھ اٹھا تھا

تھپڑ کا نشان آئرہ کے گالوں پر صاف واضح تھا لیکن وہ چپ نہیں ہوئی آج اسے بولنا تھا آج اسے اپنا غبار نکالنا تھا..

آپ کو کیا لگتا ہے مجھ پر ہاتھ اٹھا کر آپ اپنی بات منوالیں گے نہیں پاپا ....آج میں بولوں گی آج مجھے اپنے ہر سوال کا جواب چاہیے ....آئرہ روتے ہوئے بولتی گئی ..

آج مجھے بتا ہی دیں آخر میرا گناہ کیا ہے

پاپا میں بیٹی ہوں اس میں میرا کیا قصور ہے ؟؟

میری کیا غلطی ہے ؟؟ کیوں پاپا کیوں آپ ہمیشہ سے مجھے دھتکارتے آئے ہیں کیوں آپ نے کبھی بھی یہ نہیں سوچا کہ میں بھی ایک انسان ہوں میرا بھی دل ہے مجھے بھی تکلیف ہوتی ہے ....پاپا کیا آپ کو کبھی بھی اپنے رویے کا احساس نہیں ہوا؟ اگر آپ کو بیٹی ذات سے اتنی ہی نفرت تھی تو کیوں مجھے زندہ رکھا پیدا ہوتے ہی مار دیتے نا کم ازکم مجھے دھتکار کے یہ تو نا ظاہر کرتے کہ تمہارے وجود تمہاری ذات کے ہونے یا نہ ہونے سے ہمیں کوئی فرق نہیں پڑتا ...آئرہ منہ ہاتھوں میں چھپائے زمین پر بیٹھی روتی رہی وہ ٹوٹ چکی تھی لیکن سامنے شاید کوئی

...بے حس انسان تھا جس کو اپنی سگی اولاد کی حالت دیکھ کر بھی رحم نہیں آیا تھا فہیم شاہ اسے روتا ہوا چھوڑ کر کمرے سے باہر نکل گئے

حدید نے جب سے رشتے کی بات سنی تھی دل میں عجیب سی خوشی مچل رہی تھی..اس کا اپنی عقل پر ماتم کرنے کا بھی دل کررہا تھا وہ سوچ رہا تھا کہ وہ کتنا پاگل ہے جو بابا جان کے اتنے اشاروں کے بعد بھی نہیں سمجھ سکا تھا آج اسے واقعی یقین آگیا تھا کہ بابا جان اسکی ذات کو اس سے بھی زیادہ جانتے ہیں .. خیر جو بھی ہوا تھا اس کے حق میں تھا ...اب صرف ایک کام باقی تھا وہ یہ کہ آئرہ شاہ سے اسکی رضامندی پوچھنا کیونکہ اس دن آئرہ کا وہاں سے ایسے اٹھ کر جانا حدید رحمان کو ابھی تک کھٹک رہا تھا ....وہ اسکی رضامندی جاننا چاہتا تھا

****

سمینہ بیگم اور آئرہ کھانے کی میز پر بیٹھے کھانا کھا رہے تھے

آئرہ کا موڈ ابھی تک خراب تھا ..رونے کی وجہ سے آنکھیں سوجھی ہوئی تھیں لیکن یہاں پرواہ کسے تھی

زین اپنے کمرے سے باہر آیا اور ماں کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گیا اس نے آئرہ کی طرف دیکھنا تک مناسب نہیں سمجھا تھا

زین بیٹا تمہیں پتا ہے تمہاری بہن کی بات پکی ہوگئی ہے .....سمینہ بیگم نے خوشی سے زین کو مخاطب کیا..

Oh really mummy it's a great news... Congrats aira..

زین نے سرسری سا کہا تھا جیسے اسے کوئی فرق نہیں پڑتا ہو...زین نے یہ تک جاننا مناسب نہیں سمجھا تھا کہ اس کی بہن کو کس کے ساتھ رخصت کررہے ہیں اور کیا وہ لوگ اس کی بہن کے قابل بھی ہیں یا نہیں...پر افسوس زین شاہ کو

کونسا بہن کی کوئی پرواہ تھی اس کی طرف سے آئرہ شاہ چاہے بھاڑ میں جاتی اسے اس سے کوئی سروکار نہیں تھا...

زین کی مبارکباد پر آئرہ خاموش ہی رہی اس نے کوئی جواب نہیں دیا تھا وہ چپ چاپ کھانا کھاتی رہی

ممی اسے جلدی سے رخصت کریں تاکہ جلدی ہماری جان چھوٹے اس بوجھ سے....آئرہ کا اگنور کرنا زین کو اپنی تزلیل لگا تھا اسی لیے وہ غصے سے کہتے ہوئے پیر پٹختا باہر کو چل دیا

کیا ہوگیا ہے بیٹا ایسے غصہ کیوں ہورہے ہو ...سمینہ بیگم زین کے اچانک جانے پر اسکو روکتی ہوئی اونچی آواز میں بولیں لیکن زین جاچکا تھا

آئرہ ابھی بھی سکون سے کھانا کھانے میں مصروف تھی جیسے اسے پتا ہی نا ہو کہ یہاں کچھ ہورہا ہے

تم کیا یہاں گونگی بہری بنی بیٹھی ہو کوئی شرم ہے تم میں ... تم نے کیا کہا ہے زین کو .... سمینہ بیگم اپنا سارا غصہ آئرہ پر اتارتی ہوئی بولیں

میں نے کچھ نہیں کہا اسے اب کیا آپ سب کو میرا خاموش رہنا بھی چب رہا ہے ...آئرہ بظاہر سکون سے بولی لیکن اس کے اندر کی تکلیف اور بے سکونی کو کوئی نہیں جان سکتا تھا

بہت زبان چلنے لگی ہے تمہاری تم تو اب ہمارے سروں تک آرہی ہو بتاؤ کیا کہا ہے تم میرے بیٹے کو جس سے اس کا موڈ اتنا بگڑ گیا ہے .... سمینہ بیگم غصے میں بولیں

کچھ بھی نہیں کہا میں نے آپ کے بیٹے کو کبھی تو مجھ پر الزام لگاتے سوچ لیا کریں ...آئرہ بے زاری سے بولی وہ تنگ آچکی تھی اس روز روز کے تماشوں سے وہ ....سیدھا اپنے کمرے میں بڑھ گئی

رونے کا دل کررہا تھا لیکن آج آئرہ شاہ کو رونا نہیں آرہا تھا شاید آنسو بھی تھک گئے تھے بار بار بہنے سے ...آئرہ شاہ نے سب کچھ اپنے رب کے حوالے کر دیا تھا اور خود خاموشی کا دامن تھام لیا تھا ...فلحال اسے یہی مناسب لگا تھا ...انسان اپنے حق میں تو بول لے مگر سامنے اسکے اپنے ہوں تو اس آواز کا گلا اپنے آپ گھونٹ جاتا ہے ...آئرہ شاہ بھی تو ہمیشہ اپنوں سے ہاری تھی ..اسکے نصیب میں کسی اپنے کی محبت تھی بھی یا نہیں اسے خود نہیں پتا تھا ...وہ سوچ رہی تھی کہ کیا کبھی اسے ...اپنوں کی محبت اپنوں کا پیار اپنوں کی توجہ ملے گی بھی یا نہیں

****

رشتہ لینے والی بات کے بعد حدید کو آئرہ یونی میں نظر نہیں آئی تھی ...وہ اس کے گھر بھی کال کروا سکتا تھا لیکن اس کو یہ مناسب نہیں لگا تھا جو بھی ابھی تک ان

کے درمیان کوئی رشتہ قائم نہیں ہوا تھا...وہ سوچ رہا تھا کہ دو تین دن انتظار کر لے لیکن انتظار کی نوبت آئی ہی نہیں تھی کیونکہ اسے آئرہ اپنے مخصوص انداز میں فریحہ کے ساتھ کینٹین کی طرف جاتی ہوئی نظر آئی تھی ...حدید آئرہ سے بات کرنے کا سوچ کر ان کے پیچھے چل دیا..

فریحہ کو رشتے والا معاملہ آئرہ بتا چکی تھی ..حدید کو آتا دیکھ کر فریحہ فوراً سے اٹھ گئی تھی ..آئرہ نے اسے روکا بھی تھا لیکن فریحہ نے یہاں سے اٹھنا ہی مناسب سمجھا تھا..

اسلام علیکم !آئرہ سے کچھ فاصلے پر کھڑے ہوکر حدید نے سلام سے آئرہ کو مخاطب کیا

آئرہ خاموش رہی

سلام کا جواب دینے سے بالکل بھی گناہ نہیں ملتا....حدید نے دوبارہ سے آئرہ کو اپنی طرف متوجہ کروایا

میں نامحرم کو جواب دینا پسند نہیں کرتے ....آئرہ لہجے میں سختی لاتے ہوئے بولی

جی میں جانتا ہوں میں آپ کا زیادہ وقت نہیں لوں گا مجھے آپ سے صرف آپکی رضامندی جاننی ہے .....حدید کو آئرہ کا یہ سخت انداز برا نہیں لگا تھا اس کو آئرہ کی یہی باتیں تو پسند تھیں

میں نے آپ کو کہا نا میں نامحرم کو جواب نہیں دیتی ....آئرہ اپنی بات پر قائم تھی

میں چلا جاؤں گا بس آپ مجھے بتا دیں کہ آپ کو اس رشتے سے کوئی اعتراض تو نہیں ہے ؟

حدید آئرہ کے دوبارہ کہنے پر ہلکا سا مسکراتے ہوئے بولا

آئرہ نے پھر بھی جواب نہیں دیا

میں آپ کی خاموشی کو ہاں سمجھوں؟وہ اصل میں میں نے سنا ہے کہ خاموشی کے پیچھے ہمیشہ ہاں ہوتی ہے .....مسکرا کر کہتے ہوئے وہ وہاں رکا نہیں تھا

.... عجیب شوخا انسان ہے آئرہ بڑبڑائی تھی

..حدید کے جاتے ہی فریحہ آئرہ کے پاس آئی

کیا کہا اس نے فریحہ دانت نکالتے پوچھنے لگی

چپ رہو نہیں تو میں اسکی جگہ تمہارا قتل کردوں گی....آئرہ غصے سے کہتی کینٹین سے باہر نکل گئی..

ہااااا اسے کیا ہوا ......ہنہہہ مجھے کیا ....فریحہ خود سے سوال کرتی خودی کو جواب دیتی اٹھ پڑی...

****

....دونوں گھروں میں شادی کی تیاریاں زور و شور سے چل رہی تھیں

دونوں گھروں میں فرق اتنا تھا کہ ایک دل کی خوشی کیلیئے اہتمام کررہے تھے اور دوسرے دکھاوے کیلیئے.....

ایک کو گھر میں بہو کی صورت میں بیٹی لانے کا شوق تھا ..ایک کو بیٹی کو گھر سے نکالنے کا شوق تھا....

ایک کیلئے بہو بھی بیٹی جیسی تھی....ایک کیلئے بیٹی بھی بوجھ تھی

ہمارے معاشرے میں اچھے یا برے دونوں نظریے پائے جاتے ہیں....ہر انسان ایک جیسا نہیں ہوتا ...ہر انسان کی سوچ الگ الگ ہوتی ہے جہاں بیٹیوں کو بوجھ سمجھنے والے لوگ ہوتے ہیں وہاں بیٹیوں کو مان، دل کا سکون، گھر کی رونق اور اللہ کی رحمت سمجھنے والے لوگ بھی ہیں ...یہ تو قدرت کا نظام ہے جہاں لفظ "غلط" آتا ہے وہاں لفظ " صحیح "بھی آتا ہے...اسی طرح کچھ لوگ بیٹیوں کو زحمت سمجھ کر غلط نظریہ قائم کرتے ہیں اور کچھ لوگ بیٹیوں کو اپنے رب کی رحمت سمجھ کر شکر ادا کرتے ہیں....

آئرہ تیاریوں کو دیکھ کر بے بس تھی ...اتنی جلدی سب گزر رہا تھا ..وہ اس شادی سے ناخوش تھی اسے پڑھنا تھا اور شادی کے نام پر ایک خوف سا بھی تھا... لیکن

کوئی بھی اسکی نہیں سن رہا تھا پرسوں اسکا نکاح تھا وہ بھی سادگی سے ....آئرہ نے رحمان انکل سے خود بات کی تھی کہ وہ سادگی سے نکاح چاہتی ہے ...اسکی بات پر فوراً ہامی بھر لی گئی تھی ...سادگی سے نکاح کرنے والی بات سمینہ بیگم کو پتا چلی تو انھوں نے رحمان صاحب کو کافی کہا کہ وہ دھوم دھام سے شادی کرنا چاہتی ہیں لیکن رحمان صاحب کا کہنا تھا کہ آئرہ بیٹی نے پہلی بار مجھ سے کوئی خواہش کی ہے میں کیسے اسکی بات رد کرسکتا ہوں

****

نکاح کا دن آ پہنچا تھا ....وقت کتنی تیز رفتاری سے چلتا ہے نا

..فریحہ آئرہ کے کمرے میں اسکے ساتھ ہی تھی

آئرہ یار آج تو تھوڑا تیار ہو جاؤ ....فریحہ بار بار آئرہ سے کہہ رہی تھی

میں نے کہا نا نہیں ہونا تو مطلب نہیں ہونا ...آئرہ کا جواب وہی تھا

یار تمہارا نکاح ہے کچھ تو خیال کرلو عجیب لڑکی ہو تم ....فریحہ اسے گھورتے ہوئے بولی

..اچھا ہو جاؤں گی تیار لیکن میری ایک شرط ہے

اب کیا ہے ....فریحہ بے زاری سے بولی

میں خود تیار ہو جاؤں گی تم نیچے چلی جاؤ ...آئرہ نے صاف صاف اسے جانے کا کہا

ہاں تاکہ تم تیار ہی نہ ہو ...اگر آنٹی نے تمہیں تیار کرنے کی ذمہ داری مجھے نہ دی ہوتی تو میں یہاں تمہاری منتیں نہ کررہی ہوتی ....فریحہ مصنوعی غصے سے بولی

ہمممم اچھا جاؤ میں آتی ہوں تیار ہو کر ....آئرہ سرسری سا بولی

....ہاں جارہی ہوں عجیب پاگل لڑکی ہو تم ...فریحہ بڑبڑاتے باہر چلی گئی

بیٹا جی آج اپکا نکاح ہے برات نہیں جو آپ اتنی تیاریاں کررہے ہو ...رحمان صاحب بیٹے کی نظر اتارتے ہوئے بولے.

حدید جو کب سے تیاری کرنے میں مصروف تھا باپ کی بات پر ہنس کر ان کے گلے لگتے ہوئے بولا.

پاپا جان آپ کو اندازہ نہیں ہے آج میں کتنا خوش ہوں

ہاں جی بیٹا جی وہ تو نظر آرہا ہے ...رحمان صاحب اسے پیار دیتے ہوئے بولے.

حدید وائٹ شلوار قمیض پر براؤن چادر لیے،پاؤں میں براؤن ہی پشاوری چپل پہنے وہ نظر لگ جانے کی حد تک پرکشش لگ رہا تھا .آج اسکا چہرہ واقعی خوشی سے چمک رہا تھا.

نکاح کی تقریب آئرہ کے گھر میں ہی رکھی گئی تھی . فہیم شاہ مولوی کو آئرہ کے کمرے میں لے گئے تھے ..آئرہ آج بھی نقاب میں تھی..

مولوی صاحب بسم اللہ کیجئے ... فہیم صاحب دھیرے سے بولے اور اپنا ہاتھ آئرہ کے سر پر رکھ دیا .... کچھ سیکنڈز کے لیے آئرہ پزل تو ہوئی تھی.کیا باپ کا سایہ اتنا

پرسکون ہوتا ہے؟ آئرہ کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئی تھیں .جو بھی تھا جیسے بھی تھا اسکے باپ کا ہاتھ اسکے سر پر تھا....

مولوی صاحب آئرہ کا نکاح پڑھا کے حدید کی طرف گئے..

حدید نے بھی تہہ دلی سے ہامی بھری تھی اور آئرہ شاہ جیسے انمول موتی کو اپنی زندگی میں شامل کیا تھا...

نکاح کے بعد آئرہ کو نیچے لایا گیا. حدید نے دیکھا تھا کہ وہ آج بھی نقاب میں تھی.

آئرہ نے وائٹ فراک زیب تن کی ہوئی تھی جس پر ہلکا ہلکا گولڈن موتیوں کا کام ہوا تھا اور سر پر گولڈن حجاب جس کا نفیس طریقے سے نقاب کیا ہوا تھا. شانوں پر لال نیٹ کا ڈوپٹہ سیٹ کیے وہ کسی شہزادی کی طرح لگ رہی تھی.

حدید کے دل میں ایک خواہش اٹھی تھی کہ وہ اسے بغیر نقاب کے دیکھے...

آئرہ کو صوفے پر بٹھایا گیا..

کمرے میں سب اسکے محرم تھے اسی لیے آئرہ نے نقاب اتار لیا تھا..

بالآخر حدید نے اپنی منکوحہ کو دیکھ ہی لیا تھا .کوئی اتنا خوبصورت کیسے ہو سکتا ہے ؟ میک اپ کے نام پر صرف آنکھوں میں کاجل تھا ..حدید سوچ رہا تھا کی اسکی ہری آنکھیں کاجل لگانے پر زیادہ خوبصورت لگتی ہیں یا کاجل کے بغیر ...اسنے دل ہی دل میں آئرہ کی نظر اتاری تھی ..

..یہاں سب تھے صرف زین کی کمی تھی ..کوئی بھائی اتنا خودغرض کیسے ہو سکتا ہے

..آج اسکی بہن کا دن تھا لیکن وہ پھر بھی غائب تھا

.حدید نے ابھی تک زین کو نہیں دیکھا تھا

زین کا سوچتے آئرہ نے حدید کو دیکھا تھا اسے زین کی مارکٹ والی حرکت یاد آئی تھی وہ نہیں چاہتی تھی کہ زین اور حدید کا آمنا سامنا ہو ..وہ سوچ رہی تھی کہ اگر حدید کو پتا لگا کہ وہ مارکیٹ والا آوارہ لڑکا آئرہ کا بھائی ہے تو وہ میرے بارے میں کیا سوچے گے ؟

..زین کمرے میں داخل ہوا لیکن سلام کیے بغیر ہی صوفے پر بیٹھ گیا

حدید نے زین کو غور سے دیکھا اسے زین کو پہچاننے میں ذرا بھی دیر نہیں لگی تھی.

تم یہاں؟؟ حدید کھڑے ہوتے ہوئے غصے سے بولا..

زین نے بھی حدید کو پہچان لیا تھا لیکن اپنی اصلیت کھل جانے کے خوف سے چپ رہا..

میں نے کچھ پوچھا ہے کون ہو تم اور تمہارا یہاں کیا کام ہے؟ حدید پھر سے بولا

حدید کے انداز پر سب حیران تھے لیکن آئرہ حیران نہیں تھی وہ جانتی تھی یہ سب کس وجہ سے ہورہا ہے..

یہ تو میں بھی پوچھ سکتا ہوں کون ہو تم ہاں؟

زین بھی کھڑا ہوتے پوچھنے لگا

میں آئرہ شاہ کا شوہر ہوں ... حدید دانت پیستے ہوئے بولا

Oh my god really??

زین کو یقین نہیں آیا تھا..

واہ آئرہ تم تو بہت چالاک نکلی ہو...کیسے اتنی بڑی گیم رچالی تم نے؟؟اپنے حمایتی کو ہی اپنا شوہر بنا لیا واہ واہ ...زین حدید کو جواب دینے کی بجائے آئرہ سے سوال کرنے لگا

زین کی سوچ پر آئرہ کو افسوس تو ہوا تھا ..آج بھی وہ سب کے سامنے اپنی بہن کے کردار پر پر انگلی اٹھا رہا تھا.

بس بہت ہوگئی تیری بکواس تو ہوتا کون ہے میری بیوی پر بات کرنے والا ..حدید غصے سے زین کی طرف بڑھا لیکن بروقت رحمان صاحب نے اسے روک لیا تھا.

..سب ہکا بکا تھے اور انکی لڑائی کی وجہ جاننے کی کوشش کررہے تھے

میں کوئی اور نہیں زین شاہ ہوں غلطی سے تمہاری اس چالاک بیوی کا بھائی ..زین ڈھٹائی سے بولا

بھائی ...حدید کو حیرانی ہوئی تھی اسے وہ مارکیٹ والا سارا واقعہ یاد آیا تھا کیا اسی لیے اس دن آئرہ زین کو کچھ بھی کہنے سے باز کررہی تھی حدید نے افسوس سے سر جھٹکا اور آئرہ کی طرف دیکھا جو نظریں جھکائے رورہی تھی.

ہاں بھائی کیوں تمہیں حیرانی ہوئی ہے کیا؟ زین طنزیہ لہجے میں بولا

شرم آتی ہے مجھے تمہیں آئرہ کا بھائی کہتے ہوئے....حدید افسوس سے بولا اسے آئرہ کا رونا چبھا تھا.

...بس بہت ہوگیا حدید میرے بیٹے سے تمیز سے بات کرو آخر اسکی غلطی کیا ہے سمینہ بیگم بیٹے کی حمایت میں بولیں.

اس کی غلطی کیا ہے یہ آپ اپنے بیٹے سے پوچھنا...حدید سر جھٹکتے ہوئے بولا.

ممی اسے کہیں میری بہن کو ابھی طلاق دے...زین غصے سے بولا

طلاق کے نام پر سب کا منہ کھلا تھا.....آئرہ کی برداشت بھی جواب دے رہی تھی.

...چپ کرو زین نکاح کوئی بچوں کا کھیل نہیں ہوتا کہ جب دل کرے توڑ لیا جائے

.اب کی بار رحمان صاحب بولے تھے

انکل میں آپکا لحاظ کررہا ہوں اسی لیے آپ چپ رہیں میں کسی بھی صورت اپنی بہن کو اسکے ساتھ رخصت نہیں کروں گا اسے بولیں کہ طلاق دے آئرہ کو....زین بدتمیزی پر اتر آیا تھا

آئرہ کی برداشت ختم ہوچکی تھی وہ غصے سے اٹھی اور زین کے منہ پر ایک زور دار تھپڑ لگایا اور غصے سے بولی.

بس زین آج نہیں ..آج میں تمہارا کوئی الزام برداشت نہیں کروں گی ..تم ہوتے کون ہو مجھے بہن کہنے والے ..آج تک تو تمہیں کوئی بہن یاد نہیں تھی ..ارے شرم کرو بھائی تو بہنوں کا مان ہوتے ہیں لیکن تم..تم تو اپنی بہن کا گھر بسنے سے پہلے ہی اجارر ہے ہو.

تم نے مجھے تھپڑ مارا مجھے ...تمہاری ہمت بھی کیسے ہوئی مجھے ہاتھ لگانے کی میں ..تمہارے یہ ہاتھ کاٹ دوں گا

زین آئرہ کو مارنے کیلئے آگے ہوا بروقت حدید ایک ڈھال کی طرح آئرہ کے آگے آگیا ..اور زین کو روکنے کیلئے زور سے دھکا دیا

..میرے ہوتے ہوئے کسی میں اتنی ہمت نہیں کہ میری بیوی کو ہاتھ بھی لگا سکے .حدید غصے سے بولا

فہیم شاہ مجھے لگتا ہے تمہیں اب رخصتی کردینی چاہیے ...رحمان صاحب ضبط کرتے .ہوئے بولے

ہاں لے جائیں اس فساد کو...یہ رہی تو ہمارے گھر فساد رہے گا ..فہیم شاہ آج بھی .اپنی بیٹی کے خلاف تھے

ٹھیک ہے پھر ہمیں اجازت دیں ...رحمان صاحب انکی سوچ پر افسوس کرتے ہوئے بولے اور دل ہی دل میں یہ ارادہ بھی کر لیا کی آئرہ کو میں اپنی بیٹی کی طرح ...پیار دیں گے

****

آئرہ شاہ ہاؤس سے رخصت ہوکر حدید کے یعنی اپنے گھر آگئی تھی ..وہ جانتی تھی کہ شاید اسکے ماں باپ اس سے دوبارہ نہیں ملے گے ...فلحال وہ اداس تھی بہت اداس تھی ..حدید نے اسے کمرہ دکھا دیا تھا وہ کچھ بھی بات کرنے سے گریز کرہا تھا .وہ جانتا تھا کہ وہ ٹوٹ چکی اسی لیے اس نے اسے وقت دینا مناسب سمجھا تھا حدید نے سوچا کہ بابا جان کے کمرے سے ہو آتا ہوں تاکہ وہ بھی ساری صورتحال .سے آگاہ ہو جائیں

بابا جان صوفے پر بیٹھے ہوئے تھے مطلب کہ وہ اسی کا انتظار کررہے تھے ... حدید
..نے سلام کیا اور بابا جان کے ساتھ ہی صوفے پر بیٹھ گیا
بیٹا جی یہ جو آج ہوا ہے اس کے بارے میں آپ کیا کہو گے ؟؟
بابا جان آپ کو پتا ہے نا آپ کا بیٹا اتنی جلدی غصے میں نہیں آتا لیکن بابا جان
.آپ کے سامنے زین آئرہ کے کردار پر انگلی اٹھا رہا تھا...حدید بے بسی سے بولا تھا
ہمم میں نے سب دیکھا اور سنا بھی...رحمان صاحب تحمل سے بولے
بابا جان آئرہ ایسی نہیں ہے جیسا اس کے گھر والے اسے سمجھتے ہیں اس کا دامن
تو بالکل صاف ہے بلکہ اس کے کردار کی گواہی میں خود دے سکتا ہوں....حدید کو
ابھی بھی آئرہ کے گھر والوں کی سوچ پر افسوس تھا .اس نے مارکٹ والا سارا واقعہ
.بابا کو بتا دیا

آئرہ بیٹی واقعی ایک اچھی بچی ہیں مجھے ان کے گھر والوں کی سوچ پر افسوس ہے کہ انھوں نے اس کی قدر نہیں کی لیکن بیٹا جی آئرہ بیٹی کی قدر ہم کریں گے...رحمان صاحب حدید کو سمجھاتے ہوئے بولے.

جی بابا جان میں اسکا اتنا خیال رکھوں گا کہ وہ اپنے سارے دکھ اور تکلیف بھول جائے گی میں اس کا محافظ بنو گا ایسا محافظ جس کے سائے میں وہ تحفظ محسوس کرے....حدید ہمیشہ کی طرف اپنے باپ سے اپنی خواہشات شئیر کررہا تھا.

شاباش مجھے اپنے بیٹے سے یہی امید تھی ...آئرہ میری بہو نہیں بیٹی ہے اور بیٹیاں کن کو عزیز نہیں ہوتی...رحمان صاحب حدید کو پیار کرتے ہوئے بولے.

حدید کو ہمیشہ کی طرح بابا جان سے بات کر کے سکون ملا تھا ...اب وہ ریلیکس تھا ..وہ آئرہ سے بات کرنے کے ارادے سے اپنے کمرے کی طرف چل دیا..

****

اردو ناول اور سٹوریز کی سب سے بڑی ویب سائٹ

www.urdunovelbank.com

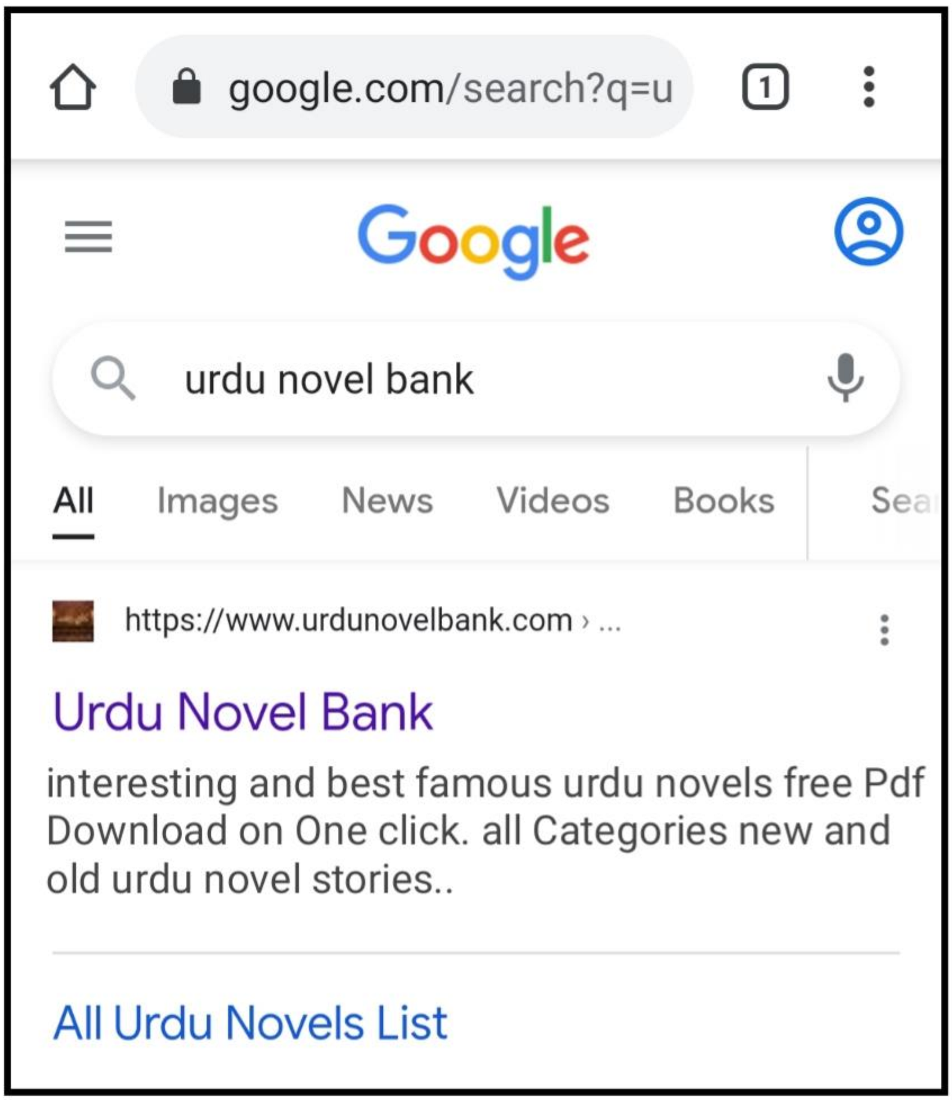

Urdu Novel Bank website

جہاں ملے آپ کو نئے

اور اچھے معیاری ناول

تمام کیٹگری میں۔۔۔

گوگل پر ٹائپ کریں

Urdu Novel Bank

اور ویب سائٹ سے

ڈاؤنلوڈ کریں ہزاروں

مکمل ناول مفت میں

کمرے کی لائٹ آف تھی ...اس نے لائٹ چلائی .. کہیں سے کسی کی ہچکیوں کی آواز آرہی تھی ....آواز سائڈ ٹیبل کے پاس سے آرہی تھی ...آئرہ سائڈ ٹیبل کے پاس بیٹھی سر گھٹنوں میں دیے ہچکیوں کے ساتھ رورہی تھی ..آئرہ کی حالت حدید ...کو بے بس کرنے کیلیئے کافی تھی وہ اندھا دھند بھاگا ہی تو تھا
..ہری آنکھیں رونے کی وجہ سے سوجھی ہوئی تھیں
افففف آئرہ آپ نے رو رو کر اپنی آنکھوں کا کیا حشر کر لیا ...آئرہ کیا ہوگیا ہے ادھر میری طرف دیکھیں ایسے کیوں رورہی ہیں آپ....حدید پریشانی سے بولا .حدید کو ..بالکل بھی اندازہ نہیں تھا کہ کسی کا رونا اسے اس قدر تکلیف پہنچا سکتا ہے
آئرہ نے سر اٹھا کے دیکھا مگر خاموش رہی ..حدید اسے چپ کروانے والا پہلا شخص تھا..جس کو اس کا رونا اس قدر چبھ رہا تھا .کیا میری زندگی بدلنے والی ہے؟؟ اس .. نے دل میں سوچا

دیکھیے ایسے چپ نہیں بیٹھیں مجھے بتائیں آپ کیوں رورہی تھیں ...آپ مجھ پر بھروسہ کرسکتی ہیں یقین مانیں میں آپ کا بھروسہ کبھی نہیں توڑوں گا اور شئیر کرنے سے دل ہلکا ہوجاتا ہے...حدید اسے پانی کا گلاس تھماتے ہوئے بڑے دھیمے مزاج میں بولا.

آئرہ نے ایک ہی سانس میں پانی پی لیا تھا لیکن ابھی بھی خاموش ہی بیٹھی تھی.

اور پانی دوں؟ حدید نے پھر سے مخاطب کیا

نہیں ....آئرہ نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا.

چلیں اب مجھ سے شئیر کریں...حدید اسکے ہاتھوں سے گلاس لیتے ہوئے بولا.

آئرہ نے روتے ہوئے اپنے گھر والوں کا رویہ سب کچھ حدید کو بتا دیا تھا ...وہ بتاتی بھی کیوں نا پہلی بار تو کوئی اسے سننا چاہ رہا تھا، پہلی بار کسی کو اس کے رونے سے تکلیف ہوئی تھی، پہلی بار کوئی اسے حوصلہ دے رہا تھا، پہلی بار آئرہ کا کسی پر

بھروسہ کرنے کا دل کیا تھا، پہلی بار اسے کسی اپنے کی توجہ مل رہی تھی ...ہاں
"......حدید رحمان اسکا اپنا ہی تو تھا اسکا محرم"

حدید نے بڑے تحمل سے آئرہ کی باتیں سنی تھیں ...دل ہی دل میں اسے آئرہ کے گھر والوں کی سوچ پر افسوس بھی ہورہا تھا کیا ہمارے معاشرے میں ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں؟؟ حدید نے کہاں دیکھے تھے ایسے لوگ اس کے گھر تو بیٹیوں کو رحمت سمجھا جاتا تھا ناکہ بوجھ...

حدید نے آئرہ کو حوصلہ دیتے ہمیشہ خوش رہنے کا وعدہ بھی کیا تھا....وہ خوش تھا کہ آئرہ نے اس پر بھروسہ کیا ہے ...وہ اپنی شریک حیات کا بھروسہ نہیں توڑنا چاہتا تھا .. حدید آئرہ کو ہر وہ خوشی دینا چاہتا تھا جس سے آئرہ محروم رہی تھی وہ آئرہ حدید کی زندگی خوشیوں سے بھرنا چاہتا تھا...ایک ہی دن میں دونوں کے درمیان بھروسے کا رشتہ قائم ہوا تھا وہ اس رشتے کی حفاظت کرنا چاہتا تھا.....

آئرہ حدید کی باتوں اور اس کے رویے سے کافی حد تک پرسکون ہوچکی تھی ..اس نے تہہ دل سے اپنے رب کا شکر ادا کیا تھا کہ اسے حدید رحمان جیسا ہم سفر ملا تھا ...اس نے حدید کا دل سے خیال رکھنے کا سوچا تھا اس نے یہ سوچ لیا تھا کہ کبھی بھی حدید کو شکایت کا موقع نہیں دے گی کیونکہ اب یہی اسکا اپنا تھا ...

****

ایک مہینے بعد

آئرہ کہاں ہو .....حدید ابھی آفس سے آیا ہی تھا.اس نے یونی کے ساتھ آفس بھی جوائن کرلیا تھا.آئرہ اور وہ اکٹھے ہی یونی جایا کرتے تھے .وہ یونی سے سیدھا آفس چلے

جایا کرتا تھا .بابا نے اسے ہزار بار کہا تھا بیٹا جی یونی کا آخری سال ہے مکمل کرلو .پھر چلے جانا لیکن برخوردار کی زد تھی کہ اپنی کمپنی کا نام روشن کرنا ہے

جی آئی...زرا سا انتظار کرلیں میں بابا کے لیے دودھ گرم کرلوں....آئزی نے کیچن سے آواز لگائی

اوکے ...حدید بابا کے کمرے کی طرف جاتا اونچی آواز میں بولا

اسلام علیکم بابا کیسے ہیں آپ؟ کمرے میں داخل ہوتے ساتھ ہی حدید نے حال پوچھا

وعلیکم السلام بیٹا جی اللہ کا کرم ہے آپ بتاؤ کیسے ہو....رحمان صاحب اسے پیار کرتے ہوئے بولے

یہ بہت برے ہیں....دودھ کا کپ ہاتھوں میں لیے آئزہ حدید کے بولنے سے پہلے ہی بول پڑی

بیٹا جی یہ میں کیا سن رہا ہوں؟ آپ نے میری بیٹی کو تنگ تو نہیں کیا؟؟رحمان صاحب بظاہر سیریس ہوتے ہوئے بولے

لووووو میں نے کیا کیا بابا جان یہ غلط بات ہے آپ نا ہمیشہ اپنی بیٹی کی حمایت کرتے ہیں بیٹے کو تو جیسے بھول ہی گئے ہوں...حدید خفگی سے بولا تھا

ہاہاہاہا بابا جان یہ اتنا بڑا بیٹا کیسے بھلایا جاسکتا ہے ...آئرہ حدید کو مزید تنگ کرتے ہوئے بولی

..حدید اسے صرف گھوری سے ہی نواز سکا تھا

آپ نے دیکھا بابا جان یہ مجھے گھور رہے ہیں ...آئرہ معصوم سی شکل بناتے ہوئے بولی.

حدیدددددد باز آجاؤ....رحمان صاحب حدید کو گھورتے ہوئے بولے

افف جائیں میں جارہا ہوں آپ دونوں کو تو میں اچھا ہی نہیں لگتا ...یہ کہتے ہوئے حدید کمرے سے باہر نکل گیا ....پیچھے سے اس نے آئرہ کے قہقہوں کی آواز خوب سنی تھی

ہنہہ آئی بڑی ... حدید بڑبڑایا تھا اور دل ہی دل میں آئرہ کے ہمیشہ خوش رہنے کی دعا مانگی تھی.

اس ایک مہینے میں آئرہ شاہ نے بھرپور زندگی جی تھی ..اس ایک مہینے میں آئرہ شاہ کو پتا چلا تھا کہ خوشیاں ہوتی کیا ہیں،اپنوں کا پیار کتنا قیمتی ہوتا ہے ..رحمان صاحب اور حدید نے آئرہ شاہ کو ہتھیلی کا چھالا بنا کر رکھا ہوا تھا ..اب تو ان کی ہر بات آئرہ سے شروع ہوکر آئرہ پر ہی ختم ہوتی تھی ..آئرہ نے اپنی محبت اور خلوص سے ان کا دل جیت لیا تھا وہ ہر لحاظ سے پرفیکٹ تھی ان دونوں باپ بیٹے نے اس انمول موتی کو اپنے پیار سے مزید انمول بنا دیا تھا ..ان دونوں کے خلوص کے آگے آئرہ

شاہ اپنی زندگی میں برداشت کیے جانے والے سارے دکھ اور تکلیفیں بھول چکی تھی ..وہ آئرہ شاہ سے آئرہ حدید بن چکی تھی ..

****

..حدید نے آئرہ کو یونی ڈراپ کردیا تھا اور خود کسی کام کی وجہ سے آف کیا تھا ..آئرہ نے یونی کے بعد مارکٹ بھی جانا تھا

یونی سے فارغ ہوکر اس نے مارکٹ جانے کیا لیے کیب کروالی تھی...کیب اسے ڈراپ کرکے چلی گئی تھی..کیب سے تھوڑے فاصلے پر چلنے کے بعد آئرہ کی نظر ..کچھ لوگوں پر پڑی ...کچھ ڈاکو گن پوائنٹ پر کسی عورت کا مال ضبط کررہے تھے آئرہ تو بالکل حواس باختہ کھڑی تھی ..موقع پر پولیس بھی پہنچ گئی تھی..پولیس نے ایک ڈاکو پر گولی چلائی ...باقی دو ڈاکو فرار ہوگئے تھے..پولیس نے زخمی ڈاکو کو چھوڑ

کر باقیوں کا پیچھا کیا...زخمی ڈاکو سڑک پر بے یارو مددگار پڑا تھا ناجانے کیوں آئرہ کو ...اس پر ترس آیا تھا وہ اس کے قریب گئی ..آس پاس کافی لوگ جمع ہوچکے تھے ایک آدمی نے زخمی ڈاکو کے منہ سے کپڑا ہٹایا ...آئرہ کی نظر جیسے ہی ڈاکو پر پڑی وہ تو سکتے میں ہی چلی گئی تھی وہ کوئی اور نہیں اسکا اپنا بھائی تھا وہی بھائی جس نے اسے برباد کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی لیکن پھر بھی اسے اپنے دل ..میں تکلیف ہوتی محسوس ہوئی جو بھی تھا اسکا خونی رشتہ تھا اسکا سگا بھائی تھا اسنے شور مچانا شروع کردیا ....وہ حدید کو بار بار کالز پر کالز کررہی تھی لیکن حدید کال اٹھانے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا اسنے جلدی سے رحمان انکل کو ساری صورتحال ..بتائی

ایمبولینس زین کو لے جا چکی تھی ....آئرہ بھی ایمبولینس میں زین کے ساتھ ہی .تھی

...اس نے زین کے موبائل سے پاپا کو کال ملائی

ہیلو زین کہاں غائب ہو میرا فون کیوں نہیں اٹھا رہے تھے؟ فہیم صاحب نے فوراً کال اٹھائی تھی لہجے میں بیٹے کیلئے پریشانی واضح تھی..

وہ ایک مہینے بعد اپنے باپ کی آواز سن رہی تھی ...آنکھیں آنسوؤں سے بڑھ چکی تھیں.

اسلام علیکم پاپا ...آئرہ خود کو نارمل کرتی ہوئی بولی

آئرہ..........زین کا موبائل تمہارے پاس کیسے ....وہ اسکی آواز فوراً پہچان گئے تھے لیکن زین کو نا پاکر پریشانی سے بولے

...آئرہ نے شروع سے لے کر آخر تک سب بات انھیں بتا دی تھی

شاک بھی تھا...بے یقینی بھی تھی اور شرمندگی بھی تھی کہ میرا بیٹا ایسے نہیں کر سکتا لیکن زین کے طور طریقے اور پہلے کی شکایات کو مد نظر رکھ کر ان کو تسلیم کرنا پڑ رہا تھا..

بابا آپ ٹھیک تو ہیں نا؟ آپ بالکل پریشان نہیں ہوں میں ایمبولینس میں زین کے ساتھ ہی ہوں وہ بالکل ٹھیک ہوجائے گا...باپ کی خاموشی کو بھانپتے ہوئے آئرہ انھیں تسلی دینے لگی

فہیم شاہ تو بالکل پزل ہوچکے تھے...بیٹے کو کھونے کا دکھ الگ سے تھا لیکن آج وہی بیٹی ان کے کام آرہی تھی جس کو یہ ہمیشہ سے دھتکارتے آئے تھے آج پہلی بار فہیم شاہ کو اپنی غلطیوں پر شرمندگی ہوئی تھی...انھوں نے کال کاٹ دی تھی

****

.رحمان صاحب نے حدید کو صورتحال سے آگاہ کرنے کے لئے کال ملائی

کچھ دیر بعد کال اٹھالی گئی...وہ بابا میں میٹنگ میں تھا

حدید بیٹا میٹنگ کو چھوڑو میں تمہیں لوکیشن سینڈ کرتا ہوں جلدی سے وہاں پہنچو آئرہ بیٹی کو تمہاری ضرورت ہے ..رحمان صاحب شاید جلدی میں تھے ان کے موبائل کی بیٹری بھی بالکل ختم ہوچکی تھی

بابا جان سب خیریت تو ہے نا؟؟ کہاں کی لوکیشن اور آئرہ کہاں ہے؟ حدید پریشانی سے بولا

بیٹا ہاسپٹل کی لوکیشن ہے آئرہ وہی ہے.....رحمان صاحب مزید کچھ بولتے ہی لیکن ان کا موبائل آف ہوچکا تھا

What hospital??

آئرہ ہاسپٹل میں ہے؟؟؟ حدید کو جھٹکا ہی تو لگا تھا لیکن دوسری جانب سے کال کٹ چکی تھی

اس نے دوبارہ کال ملائی لیکن موبائل آف آرہا تھا

یا اللہ خیر ...حدید کے منہ سے بے اختیار نکلا تھا

وہ اندھا دھند باہر کی طرف بھاگا...پورے سٹاف نے اس کے چہرے کی اڑی ہوئی ہوائیاں دیکھی تھیں سب نے خیر کی دعا مانگی

..وہ بہت تیز رفتاری سے گاڑی چلا رہا تھا

یا اللہ پلیز آئرہ کو کچھ مت کرنا ...حدید ڈرائیو کرتا ہوا بڑبڑایا تھا اس کی انکھوں کے کونے بھیگ چکے تھے

یا اللہ میں اس کے بغیر کیسے رہوں گا ...سرخ ہوتی آنکھوں کے ساتھ وہ دوبارہ ..بڑبڑایا

یہ سوچ ہی اس کے لیے جان لیوا تھی کہ آئرہ ....اسکی شریک حیات ہاسپٹل میں تھی

****

بابا جان کے بتائے گئے ایڈریس پر وہ پہنچ چکا تھا..وہ تیز قدم اٹھاتے ریسیپشن کی طرف گیا اور آئرہ کے بارے میں پوچھنے لگا..

ریسیپشن میں اسے کافی دفعہ بتایا گیا کہ یہاں آئرہ نامی کوئی پیشنٹ ایڈمٹ نہیں ہے لیکن حدید کسی کی سن ہی نہیں رہا تھا...لیکن جب اسکی نظر

ICU

کے باہر کھڑی آئرہ پر پڑی تو مانو جیسے اسکی جان میں جان آئی ہو..وہ فوراً آئرہ کی طرف بھاگا

آئرہ....تم ٹھیک ہو نا؟ مجھے بابا کی کال آئی تھی کہ تم ہاسپٹل میں ہو میں بہت پریشان ہوگیا تھا...دل میں عجیب عجیب خیالات آرہے تھے میرے لیے تو یہ سوچ ہی جان لیوا تھی کہ تم ہاسپٹل میں ہو.....وہ پریشانی میں بغیر رکے بولا گیا

حدید...ریلیکس میں ٹھیک ہوں آئرہ اسے ریلیکس کرتی ہوئی بولی اسے وہ کافی پریشان لگا تھا

تو پھر تم ہاسپٹل میں کیا کررہی ہو؟؟حدید خود کو کمپوز کرتے ہوئے بولا

حدید زین...وہ

ICU

میں ہے اسکی حالت نہیں ٹھیک حدید ...آئرہ روتے ہوئے بولی

...حدید کو آئرہ کی حالت دیکھ کر تکلیف ہوئی تھی اور زین کیلئے افسوس بھی

کچھ نہیں ہوتا تم ٹینشن نہیں لو اللہ سب بہتر کریں گے ...وہ اسے حوصلہ دیتے ہوئے بولا

نرس بار بار آئرہ کو تسلی دے رہی تھی ..آئرہ کا دل مسلسل زین شاہ کی سلامتی کی ..دعا مانگ رہا تھا...حدید بھی اسکے پاس ہی تھا

تھوڑی دیر بعد

ICU

...سے ڈاکٹرز باہر آئے اور حدید سے مخاطب ہوئے

آپ لوگوں کو بہت حوصلے سے کام لینا ہوگا ہم نے اپنی پوری کوشش کی پیروں کے نیچے سے زمین نکلنا کیا ہوتا ہے یہ آئرہ شاہ کو زین شاہ کی موت کی خبر سن کر پتا لگا تھا ....اسکے کان سائیں سائیں کررہے تھے ...ڈاکٹرز کو وہ چند الفاظ کتنے تکلیف دہ تھے

He Is no more.............

حدید سے آئرہ کی یہ حالت دیکھی نہیں جارہی تھی اس نے تکلیف سے آنکھیں میچ لی تھیں..

****

زین کی موت کے بعد کون ہاسپٹل آیا اسے کوئی اندازہ نہیں تھا وہ تو سکتے میں تھی ...زین جیسا بھی تھا اس کا سگا بھائی تھا اس کا اسکے ساتھ خونی رشتہ تھا زین کا بدتمیزی کرنا،آئرہ کو برا بھلا کہنا سب ایک فلم کی طرح چل رہا تھا

حدید مسلسل اسے سنبھالنے کی کوشش کررہا تھا لیکن آئرہ سکتے میں تھی کچھ بھی سننے سے قاصر تھی آہ

آہ زندگی

تم کیوں روٹھ جاتی ہو

جس کو طلب ہو جینے کی

اسی کا ساتھ چھوڑ جاتی ہو

ہاں مانا کی یہ دنیا فانی ہے

لیکن زندگی کے طلبگاروں کے لیے میٹھا پانی ہے

دنیا کی آسائشیں چھوڑ کر

موت کو گلے لگاتی ہو

آہ زندگی

تم کیوں روٹھ جاتی ہو

تم کیوں روٹھ جاتی ہو

(ازقلم حور فاطمہ)

****

آج زین کی موت کو پورے تین دن ہوگئے تھے لیکن شاہ ہاؤس کی حالت سنبھلنے کا نام نہیں لے رہی تھی ...ان نے گھر میں تو جیسے کہرام مچ گیا تھا ...گھر والوں کی ...حالت سمبھلتی بھی کیسے آخر جوان اولاد کا غم کس کو بھولتا ہے
أولاد میں چاہے جتنے بھی نقص ہوں ماں باپ کو عزیز ہی ہوتی ہے ....جوان اولاد کا دکھ ماں باپ کو اندر تک مار دیتا ہے ..یہی حالت ہی تو تھی سمینہ اور فہیم شاہ کی.....

ان دنوں آئرہ نے بہت کوشش کی تھی کہ ان دونوں کو سنبھال سکے لیکن سمینہ بیگم تو بستر سے ہی لگ گئی تھیں ... فہیم شاہ کو آئرہ کی کوششیں صاف نظر آرہی تھیں لیکن خاموش تھے .... شرمندگی تھی کہ کچھ بولنے نہیں دے رہی تھی ... ہم لوگ ایسے کام کرتے ہی کیوں ہیں جس پر ہمیں اتنا پچھتاوا ہو کہ ہم نظر اٹھا کر بات کرنے کے قابل بھی نہیں رہیں...

کافی عرصے بعد شاہ ہاؤس میں سب اکٹھے تھے ... حدید اور رحمان صاحب بھی آئے ہوئے تھے........ سب فہیم شاہ کے کمرے میں جمع تھے..

آئرہ.... ادھر آؤ مجھے بات کرنی ہے تم سے ... فہیم شاہ نے خاموشی توڑ ہی دی تھی

جج... جی.. پاپا میں؟ آئرہ ان کے بلانے پر حیران ہوتی ہوئی ان کے پاس گئی

آئرہ جیسے ہی صوفے پر بیٹھی ... فہیم شاہ نے اپنی بیٹی کا ہاتھ پکڑا اور پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے..

آہ... پ... ا... پا.. ااا..... آئرہ ان کو ایسے دیکھ کر بوکھلا ہی تو گئی تھی

بیٹا مجھے معاف کردو مجھے پتا ہے میں معافی کے قابل نہیں ہوں لیکن بیٹا مجھے واقعی اپنے رویے پر افسوس ہے مجھے معاف کردو اپنے باپ کو معاف کر دو وہ پھوٹ پھوٹ کر رو رہے تھے

پاپا خدا کا واسطہ ہے ایسے نہیں روئیں میرا دل بند ہوجائے گا دیکھیں میں آپ سے نہیں ناراض پلیز ایسے نہیں روئیں....آئرہ باپ کی حالت دیکھ کر روتے ہوئے بولی

بیٹی کا اتنا صاف دل دیکھ کر فہیم شاہ کا خود پر لعنت بھیجنے کا دل کررہا تھا ..کیسے وہ ہمیشہ سے آئرہ کو دھتکارتے آئے تھے ..کیوں انھوں نے اس انمول موتی کی بے قدری کی کیوں انھوں نے اس انمول موتی کو بے مول بنا دیا...

آئرہ نے ماں باپ کو تہہ دل سے معاف کردیا تھا..

زین کے جانے کا دکھ سب کو تھا یہ دکھ بھلایا نہیں جاسکتا تھا...

آئرہ شاہ نے اپنی زندگی میں بہت سی مشکلیں دیکھی تھیں لیکن صبر کا دامن نہیں چھوڑا تھا ..اس کے صبر کے بدلے اسکے رب نے اسے حدید رحمان جیسی نعمت

سے نوازا تھا ...باپ کا پیار تو ساری زندگی نہیں مل سکا لیکن رحمان صاحب نے اسے بیٹیوں سے بڑھ کر پیار دے کر اسکی ساری کمی دور کردی تھی ..انھیں آئرہ شاہ بیٹیوں سے بڑھ کر عزیز تھی...

آئرہ اپنے رب کا جتنا بھی شکر ادا کرتی کم تھا اس کے رب نے اسے بہتر سے نوازا تھا۔وہ پاک ذات کبھی بھی کسی کو تنہا نہیں چھوڑتی..

"بے شک ہمارا رب صبر کرنے والوں کو بہترین اجر عطا فرماتا ہے"

بیٹیاں بوجھ نہیں ہوتیں.....

****

ہمارے معاشرے میں واقعی ایسے لوگ پائے جاتے ہیں جو بیٹی اور بیٹے میں فرق کرتے ہیں ایسے لوگ بیٹوں کو اتنی چھوٹ دے دیتے ہیں کہ وہ زین شاہ کی طرح اچھے اور برے میں فرق رکھنا بھول جاتے ہیں اور بیٹیوں کو اتنا کمتر سمجھتے ہیں کہ

E-mail pdfnovelbank@gmail.com WhatsApp 03061756508

وہ بدظن ہو جاتی ہیں .ایسے لوگ بیٹیوں کو اپنے غلط نظریے کی بیڑیوں میں جکڑنے کی کوشش کرتے ہیں جس کی وجہ سے کچھ لڑکیاں بدظن ہوکر غلط راستہ اختیار کرلیتی ہیں اور کچھ آئرہ شاہ کی طرح صبر کا دامن تھام لیتی ہیں..خدارا بیٹیوں کو بوجھ سمجھنا چھوڑ دیں .خدارا یہ سوچ اپنے ذہنوں سے نکال دیں کہ بیٹی زحمت ہوتی ہے .بیٹی زحمت نہیں رحمت ہوتی ہے یہ تو اللہ کا دیا ہوا تحفہ ہوتی ہیں بلکل کسی انمول موتی کی مانند ...اگر اس انمول موتی کی قدر کی جائے تو یہ انمول موتی انمول ہی رہتا ہے اور اگر اسکی ناقدری کی جائے تو یہ موتی بے مول ہوجاتا ہے ۔

اللہ سب کے بیٹوں اور بیٹیوں کو اپنے حفظ و امان میں رکھیں آمین ثم آمین یا رب العالمین

ختم شد

جوائن ناول بینک فیس بک گروپ

www.facebook.com/groups/NovelBank

انسٹاگرام پر ناول بینک کو فالو کریں

www.instagram.com/pdfnovelbank

بہترین اور اچھی اچھی اردو سٹوریز پڑھنے کے لئے یہ یوٹیوب چینل سسکرائب کریں۔

https://youtube.com/channel/UCQo-i6Ll32LDErKmnsfQ5MQ